رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۵۸۰

اللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْھَا

ماہنامہ

مصباح ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ستمبر 1951ء

قیمت فی پرچہ	سالانہ چندہ
۸ آنے	۶ روپے

ولادت باسعادت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گذشتہ دنوں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں مندرجہ ذیل ولادتیں ہوئیں۔

ادارہ مصباح سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، حضرت امّاں جان، حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب، حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب، حضرت نواب محمد عبد اللہ صاحب اور حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ اور جملہ خاندان کی خدمت میں

ھدیۂ تبریک پیش کرتا ھے!

اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں یہ دعا کرتا ہے ؎

اک سے ہزار ہوویں مولیٰ کے یار ہوویں

بابرگ و بار ہوویں میری دعا یہی ہے

۱۔ میاں عبد الرحیم احمد صاحب کے ہاں فرزند تولد ہوا۔ نومولود حضرت اقدس المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کا نواسہ ہے۔

۲۔ میاں عباس احمد صاحب کے ہاں لڑکی پیدا ہوئی۔ نومولودہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی نواسی اور نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کی پوتی ہے۔

۳۔ میاں مبشر احمد صاحب کے ہاں لڑکا پیدا ہوا۔ نومولود حضرت نواب محمد علی خان صاحب مرحوم کا نواسہ اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کا پوتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْھَا مِصْبَاحٌ

ماہنامہ

مِصْبَاح

جلد ۲۳ ——— نمبر ۶

احمدی مستورات کا علمی و ادبی ماہوار رسالہ

زیر انتظام

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

ربوہ

تبوک ۱۳۳۰ ہش ستمبر ۱۹۵۱ء

مُدیرہ

امۃ اللہ خورشید

مندرجات

شذرات، مدیرہ، ۲

احمدی اور غیر احمدی میں فرق، ادارہ، ۴

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ماخوذ، ۶

قادیان میں احمدی مستورات، امۃ الکریم نصرت صاحبہ، ۷

جذباتِ ظفر، مکرم مولوی ظفر محمد صاحب، ۹ (نظم)

سید الاولین و الآخرین کا درجہ...، نغیر فردوس صاحبہ لاہور، ۱۰

اِک مولوی صاحب سے، مکرم محمد شفیع اشرف صاحب، ۱۴ (نظم)

بعث بعد الموت، امۃ اللہ خورشید، ۱۵

معبودِ حقیقی، نصرت قیوم صاحبہ، ۱۷

دفاعی معلومات، مکرم شیر احمد خان صاحب، ۱۹

درویشانِ قادیان سے، مکرم عبد الرشید صاحب تبسم، ۲۵ (نظم)

دسترخوان سے پہلے اور دسترخوان کے بعد، سیدہ طلعت صاحبہ، ۲۶

شمالی بورنیو، امۃ العزیز صاحبہ، ۲۸

رباعیاتِ حسن، پیشکردہ شیخ عبد الماجد صاحب، ۳۱

دلچسپ طبی نوٹ، حسن آرا صاحبہ بٹ، ۳۲

گھر گرہستی، " " "، ۳۷

کشیدہ کاری، " " "، ۳۹

وصایا، ۴۱

(شیخ خورشید احمد شاہ پونڈرہ پبلشر نے پنجاب الیکٹرک پریس لاہور میں چھپوا کر دفتر رسالہ مصباح ربوہ ضلع جھنگ سے شائع کیا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

تحریک جدید

سیدنا حضرت اقدس المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خاص منشاء الٰہی کے ماتحت یہ تحریک جاری کی اور اسمیں جماعت کے مخلصین سے بہت سے مطالبات کیے جن پر جماعت کے مخلص طبقہ نے دل و جان سے لبیک کہا۔ اس تحریک سے تبلیغِ اسلام کیلئے وہ شاندار کارنامے سرانجام دیئے گئے ہیں جنکی توفیق آج تک کسی کو نہیں ملی اور نہ ہی عام حالات میں کروڑوں روپیہ خرچ کرنے سے کوئی طاقت ایسا کر سکتی ہے۔

تحریک جدید میں شمولیت باطل پرستوں کی صفوف میں شگاف ڈالنے کے لئے علمی جہاد ہے۔ جن لوگوں نے اسمیں حصہ لیا ہے اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے بیشمار فضلوں سے نوازا ہے اور جو ابھی تک اسمیں شمولیت سے محروم ہیں اللہ تعالیٰ انہیں وہ بینائی دے جس سے وہ اس کارِ خیر کی اہمیت کو معلوم کر کے اسمیں شامل ہو سکیں اور جن لوگوں نے اسمیں شمولیت کا وعدہ کیا ہے لیکن ابھی تک اپنا وعدہ پورا نہیں کیا اُن کو بھی چاہیئے کہ وہ اپنا وعدہ پورا کر کے اخلاقی فرض ادا کریں اور اس دوڑ میں کسی سے پیچھے نہ رہیں جو حق و باطل کے درمیان جاری ہے۔ کیا انہیں معلوم نہیں کہ اسلام پر اس سے زیادہ خطرناک وقت کبھی نہیں آیا اور انکا ادنیٰ سا تساہل خطرناک نتائج پیدا کر سکتا ہے۔ ایسے حالات میں احمدی بہنوں کا فرض ہے کہ وہ پورے ایمان اور اخلاص کا مظاہرہ کریں۔ اگر ان کے مرد چندہ کی ادائیگی یا اس تحریک میں شمولیت میں سُستی کرتے ہیں تو اُنہیں جھنجھوڑ کر بیدار کریں اور اُنہیں یہ احساس دلائیں کہ اب دین کو دُنیا پر مقدم کرنے کا وقت آن پہنچا ہے۔ خود بھی اپنے مردوں کیلئے ایسے حالات پیدا کریں جن میں اُنکے لئے اِس تحریک میں شمولیت یا چندہ کی ادائیگی مشکل نہ ہو۔ اپنے مطالبات و اخراجات میں کمی کریں تاکہ مرد آپکے مطالبات پُورے کرتے کرتے اللہ اور اُسکے رسول کے مطالبات کو نہ بھول جائیں۔ اگر ایسا ہوا تو آپ اپنے میاں کے ساتھ اِس گناہِ عظیم میں شریک ہونگی۔ آپ یقین رکھیں کہ آپ اپنے میاں کی بہترین رفیق اور مشیر ہیں اگر آپ چندہ کی ادائیگی پر مصر رہیں اور مرد کو توجہ دلاتی رہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ وہ اس میں سُستی دکھلائیں پس آپ ہمت دکھائیں اللہ تعالیٰ کی برکتیں اور رحمتیں آپ پر سایہ کرینگی۔

خود حفاظتی

اِن دنوں مُلکی مخدوش حالات کے پیشِ نظر جہاں مَردوں میں اپنی حفاظت کے سامان مہیا کرنے میں ایک حرکت محسوس ہو رہی ہے وہاں طبقہ اناث بھی بقدرِ ہمت و ماحول آگے بڑھ رہا ہے۔ ہمارے اسلاف جب دشمنوں کے مقابل صف آرا ہوتے تو اُنکے ساتھ بہت سی عورتیں بھی جنگوں میں شامل ہو کر جنگی خدمات بجا لاتیں۔ زخمیوں کی مرہم پٹی کرتیں۔ پانی پلاتیں اور اپنی حفاظت کیلئے تیر اندازی شہسواری اور ہیچو قسم ہمہ فنون سیکھتیں۔

اِن دنوں بھی مسلمانوں پر ایک نازک وقت آن پہنچا ہے۔ ہمارے مرد جہاں میدانِ جنگ میں اپنی مردانگی کے جوہر دکھائیں گے وہاں ہم عورتوں کو بھی کسی سے پیچھے نہیں رہنا چاہیئے۔ سب سے بڑا مسئلہ خود حفاظتی کا ہے اسلئے ضروری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے کہ تمام احمدی بہنیں جنگی امور میں دلچسپی لیں اور اپنی اپنی جگہ تنظیم کے ماتحت A.R.P. کی ٹریننگ لیں۔ فرسٹ ایڈ کا کام سیکھیں اور ان تمام ذرائع کو اختیار کریں جو خود حفاظتی کے لئے ضروری ہیں۔

اس طرح ہماری مستورات جہاں اپنی حفاظت آپ کرنے کے قابل ہو سکیں گی وہاں مردوں کے تفکرات کو کم کرنے کا باعث بھی ہوں گی اور اُن کو ملکی دفاع میں مصروف رہنے میں بھی مدد دیں گی۔ بصورتِ دیگر ہم اپنے مردوں پر ایک بوجھ ہوں گی۔ ملکی سالمیت کی حفاظت کے علاوہ اُنہیں ہماری حفاظت کا فکر بھی پریشان رکھے گا۔

اللہ تعالےٰ نے ہمارے اندر ہر قسم کے قویٰ پیدا کئے ہیں۔ اگر ہم ان سے پُوری طرح کام لیں تو قوم کیلئے مفید ترین وجود بن سکتی ہیں۔

یہ خوشی کا مقام ہے کہ ربوہ کی احمدی مستورات میں جنگی امور میں دلچسپی اور ایک گونہ شوق پایا جاتا ہے اِس وقت تک ۲۵ مستورات ٹریننگ حاصل کر چکی ہیں مزید ٹریننگ حاصل کر رہی ہیں۔

اِسی طرح ہر احمدی بہن سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ اپنے مرد کی طرح ایک مجاہد عورت ثابت ہو اور اگر ملک و قوم پر کوئی جنگ کا ابتلا آ جائے تو صحابیات رضی اللہ تعالےٰ عنہن کی طرح مردوں کے دوش بدوش کام کر سکیں یا کم از کم خود اپنی حفاظت کر سکیں ۔

نقد و تبصرہ

"اصحاب احمد"

بہنوں کو یہ سُنکر خوشی ہوگی کہ سِلسلہ کے ایک مستعد نوجوان مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے درویش قادیان نے ایک کتاب "اصحاب احمد" نام لکھی ہے جو حال ہی میں لاہور میں طبع ہو کر شائع ہوئی ہے۔ ملک صاحب موصوف نے اِس کتاب سے سلسلہ کی ایک بہت بڑی ضرورت کی طرف توجہ کی ہے۔ آپ نے اس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کے حالات کو بڑی احتیاط سے بیان کیا ہے۔ ابھی صرف چودہ صحابہ کے حالات قلمبند کئے ہیں۔ حالات کے ساتھ آٹھ تصاویر اور تقریباً پندرہ متعلقہ نقشہ جات شامل کتاب ہیں جن سے صحابی کے حالات کے متعلق پوری وضاحت ہو جاتی ہے۔ ہمارے اسلاف محدثین اور مورخین نے صحابہؓ کے حالات باوجود ناموافق حالات کے جمع کر کے ہمارے لئے ایک قیمتی ذخیرہ چھوڑا۔ اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہؓ کے حالات محتاج توجہ تھے سو الحمد للہ کہ اللہ تعالیٰ نے ملک صاحب کو اِس قیمتی متاع کے محفوظ کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اللہ تعالیٰ اُنکی سعی کی قدر کرے اور اُنہیں اس کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ صحابہؓ کے حالات سے آگاہی حاصل کرنے کیلئے بہنوں کو اس کتاب کا مطالعہ ضرور کرنا چاہیئے۔

"الرحمت"

اسوقت ہفت روزہ "الرحمت" کا پرچہ ہمارے سامنے ہے اسکی ادارت مشہور شاعر و ادیب ثاقب صاحب زیروی کے ہاتھ میں ہے۔ پرچہ کے مضامین ترتیب و تصاویر وغیرہ سے اعلیٰ ادبیت خوشکن ہے۔ اگر رفتار موجودہ ہی تو وہ دن دور نہیں جبکہ "الرحمت" باوقار علمی ادبی پرچوں میں شمار کیا جائیگا۔ انشاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ ثاقب صاحب کی توفیق دے کہ وہ ہمیشہ محنت [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی اور غیر احمدی میں فرق

اس مستقل عنوان کے ماتحت آئندہ تمام وہ امور بیان کئے جائیں گے جو ہمارے اور غیر احمدیوں کے درمیان مابہ الامتیاز ہیں اور ان پر مدلل بحث کی جائے گی۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔ تا تمام احمدی بہنیں دینی مسائل سے پوری طرح آگاہ ہو سکیں ــــــــــ ادارہ

ہم یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ ایک مستجمع جمیع صفاتِ کاملہ قادرِ مطلق تمام کائنات کی خالق و مالک ہستی موجود ہے جسے اللہ، خدا، رب وغیرہ ناموں سے پکارتے ہیں۔ وہ ایک ہے اُسکے سوا کوئی معبود نہیں۔ تمام پرستش، تمام عبادت اور تمام بڑائی اُسی کے لئے ہے۔ اُس نے جسمانی و روحانی نظام کو چلانے کے لئے فرشتوں کو پیدا کیا ہے جو لطیف اور غیر مرئی وجود ہیں۔ بنی نوع انسان کے روحانی نظام کو مستحکم اور انتہائی درجہ ارتقاء تک پہنچانے کے لئے اُس نے انبیاء کو دُنیا میں بھیجا۔ حضرت آدم علیہ السلام اِس سلسلہ کی پہلی کڑی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انتہائی کڑی تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فضائل و کمالات میں تمام انبیاءؑ سے بڑھ کر تھے۔ روحانیت کے بلند ترین مقامات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل تھے۔ آپ کو اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں خَاتَمَ النَّبِیّٖن قرار دیا ہے۔ آپؐ وہ شریعت لائے جو تا قیامت تمام دُنیا کے لئے راہنما اور حُجت رہے گی۔ جو اِس کی اتباع کریگا وہ خوش بخت اور جو اِس سے انحراف کرے گا وہ ازلی ابدی شقی و بدبخت ہو گا۔ کائنات کے نظام پر ایک ساعت ایسی آنے والی ہے جبکہ یہ کُلّیۃً درہم برہم ہو جائیگا۔ اِسکو شرعی اصطلاح میں ساعۃ یا قیامۃ کہا گیا ہے۔ تمام لوگ مرنے کے بعد اُٹھائے جائیں گے۔ ہر ایک کا حساب کتاب چکایا جائے گا۔ بعض لوگ انعام پائیں گے۔ اور بعض لوگ سزا دیئے جائیں گے۔ جنت دائمی ہے وہ کبھی منقطع نہیں ہوگی اور دوزخ پر ایسا وقت آئے گا جب کہ اسمیں ایک متنفس بھی باقی نہ رہے گا۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت تمام اشیاء کو ڈھانپ لے گی۔ دوزخ میں آگ کی بجائے نسیم صبا لہریں مارے گی۔

اِن اعتقادات کا ماننا ہر مسلمان کے لئے ضروری اور فرض ہے۔ اِن کے متعلق ہم نے مصباح میں دوسری جگہ بحث شروع کی ہے اِس ضمن میں ہستی باریتعالیٰ اور فرشتوں کے وجود کے دلائل دیئے جا چکے ہیں اور بعث بعد الموت کی بحث اِس شمارہ میں درج ہے۔ باقی ابحاث بھی سلسلہ وار پیش کی جائینگی۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

عملی لحاظ سے پانچ وقت نماز فرض ہے۔ صاحبِ نصاب کو زکوٰۃ ادا کرنا فرض ہے۔ جو صاحبِ استطاعت ہو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اُس کو حج کرنا لازمی ہے۔ رمضان المبارک کے روزے فرض ہیں۔ ان فرائض کی باحسن وجوہ ادائیگی کے لئے کچھ سُنن اور مستحبات ہیں جن کی ادائیگی بھی ضروری ہے۔ اُنکی طرف سے غفلت فرائض میں نقصان پیدا کرتی ہے۔ پھر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہم میں اور غیر احمدیوں میں کیا فرق ہے؟ کیونکہ غیر احمدی بھی یہی دعویٰ کرتے ہیں اور وہ بھی یہی اعتقاد رکھتے ہیں۔ سو اِسکے جواب میں عرض ہے کہ ان کا دعویٰ تو ضرور ہے لیکن اعتقاد اور عمل بعض میں دعویٰ کے خلاف ہے۔ بعض کے متعلق وہ سادگی سے یہ سمجھتے ہیں کہ حقیقی اسلامی تعلیم یہی ہے لیکن درحقیقت اسلامی تعلیم وہ نہیں۔ چند در چند مخفی اسباب کی بناء پر بعض اعتقادات غلط ذہن نشین کروائے گئے ہیں۔ ان کا نظریہ بعض اعتقادات کے متعلق تو اس قدر خطرناک ہے کہ اس سے اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید کی سخت توہین ہوتی ہے۔ لیکن افسوس یہ ہے کہ اُن کو اِسکا احساس بھی نہیں۔ اور جن لوگوں کو احساس ہے وہ بعض بیرونی دباؤ کی وجہ سے اس کا اظہار نہیں کرتے۔

اِن تمام مابہ الامتیاز امور پر بحث آئندہ اشاعتوں میں کی جائے گی۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔ احمدی بہنوں کا فرض ہے کہ وہ اِن مضامین کو غور سے پڑھیں۔ اِن دلائل کو ذہن نشین کر کے جہاں دوسری احمدی بہنوں کو سکھائیں وہاں غیر احمدی بہنوں کو بھی سمجھائیں تاوہ بھی اِس نور سے منور ہو سکیں جو اس پُر آشوب زمانہ میں اللہ تعالےٰ نے اپنے بندوں کی اصلاح کے لئے آسمان سے نازل کیا ہے۔ اگر آپ غیر احمدی مستورات کے حلقہ میں تبلیغی دائرہ کو وسیع کریں گی تو آپ عنداللہ وعندالناس ماجور ہوں گی اور اپنے اس فرض کو بجا لائیں گی جو احمدیت نے آپ کے سپرد کیا ہے۔

معلومات!

پہاڑ اور سمندر

زمین اندر سے گرم ہے جو آہستہ آہستہ ٹھنڈی ہو رہی ہے۔ ٹھنڈا ہونے سے اندرونی حصہ سکڑ کر کم جگہ میں سماتا ہے اور سطح زمین پر جھریاں پڑنی شروع ہو جاتی ہیں۔ ایک حصہ آہستہ آہستہ بلند ہوتا رہتا ہے اور دوسرا دھنستا جاتا ہے۔ بلند ہونے والا حصہ پہاڑ کہلاتا ہے اور دھنسنے والا وادیاں اور سمندر۔

زلزلے

زلزلہ کا اصل سبب آتش فشاں پہاڑ ہیں۔ زمین کے اندر گرم لاوا جوش مارتا رہتا ہے۔ جب زیادہ جوش مارتا ہے تو کسی جگہ سے پھٹ کر باہر نکل آتا ہے۔ پھٹنے سے زمین کو جنبش ہوتی ہے اُس کو زلزلہ کہتے ہیں۔ نکلتے وقت یہ لاوا پانی کی طرح بہتا ہے بعض دفعہ بہت تباہی کرتا ہے۔ سرد ہو جانے کے بعد سخت پتھر بن جاتا ہے۔ دُنیا میں اِس قسم کے بہت پہاڑ پائے جاتے ہیں۔

مصباح کی توسیع اشاعت میں
حصہ لینا
ہر مصباحی بہن کا فرض ہے!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

از چالیس جواہر پارے مصنفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ غَشَّ فَلَیْسَ مِنِّیْ (مسلم)

ترجمہ - ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جو شخص تجارت یا دوسرے لین دین میں دھوکا بازی سے کام لیتا ہے اور ظاہر و باطن ایک جیسا نہیں رکھتا اُس کا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

تشریح - یہ ارشاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس وقت فرمایا جبکہ آپؐ نے ایک غلہ فروش کے غلہ کے ڈھیر کے اندر ہاتھ ڈال کر دیکھا وہ اندر سے گیلا تھا مگر باہر سے خشک غلہ کی تہہ ڈال کر اس نقص کو چھپانے کی کوشش کی گئی تھی۔ اس وقت آپؐ کا چہرہ غصہ سے متغیر ہوگیا اور آپؐ نے غلہ فروش کو انتہائی ناراضگی کے ساتھ فرمایا کہ یہ دھوکا بازی اسلام میں جائز نہیں اور جو مسلمان دھوکا کرتا ہے اور خراب مال کو اچھا مال ظاہر کر کے بیچنا چاہتا ہے اس کا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ اور آپؐ نے حکم دیا کہ اگر تمہارے مال میں کوئی نقص ہے تو اُس نقص کو ظاہر کرو اور پھر بیچو۔

آپؐ کی اِس انتہائی تاکید کا یہ نتیجہ تھا کہ بعض اوقات صحابہؓ میں اس قسم کا اختلاف ہو جاتا تھا کہ مثلاً بیچنے والا اپنے مال کی قیمت دو سو روپیہ بتاتا تھا مگر خریدار کو اصرار ہوتا تھا کہ نہیں یہ مال تو تین سو روپے کا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ آج کل کئی مسلمان کہلانے والے تجارت میں بے دریغ دھوکا کرتے ہیں۔ قسمیں کھا کھا کر جھوٹ بولتے اور کھانے پینے کی چیزوں میں اس طرح ملاوٹ ملاتے ہیں کہ شیطان بھی شرم سے منہ چھپاتا ہوگا۔ بلکہ بعض مسلمان تو حج بھی صرف اس خیال سے کرتے ہیں کہ حاجی کہلانے سے ان کی تجارت کو زیادہ فروغ حاصل ہو جائے گا۔ مَیں ہرگز یہ نہیں کہتا کہ سب ایسے ہیں لیکن جہاں قوم کا ایک معتدبہ حصہ اِس قسم کی اخلاقی پستی میں مبتلا ہو وہاں ایسی قوم بدنامی کے داغ سے نہیں بچ سکتی۔ اور بہرحال ہمارے مقدس رسولؐ (فداہ نفسی) کا سچا متبع وہی سمجھا جا سکتا ہے جو آپؐ کے حکم کو مان کر ہر قسم کے دھوکے اور فریب سے کنارہ کشی اختیار کرتا ہے۔ ورنہ وہ اس وعید کی زد سے بچ نہیں سکتا کہ مَنْ غَشَّ فَلَیْسَ مِنِّیْ +

خریداران اپنے بقایاجات جلد ادا فرما کر اپنے ادارہ مصباح سے تعاون فرمائیں! (مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادیان میں احمدی مستورات

محترمہ امۃ الکریم نصرت صاحبہ

۱۹۴۷ء کے ہنگامہ کے نتیجہ میں جہاں مشرقی پنجاب کے دوسرے علاقوں سے مسلمانوں کو نکلنا پڑا وہاں بحالتِ مجبوری قادیان مقدس کی بستی سے اکثر احمدی مردوں اور عورتوں کو بھی ہجرت کرنا پڑی۔ یہ ہجرت خدائی وعدوں کے مطابق تھی جو نصف صدی پہلے سے شائع شدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات میں مذکور ہو چکے تھے۔ لیکن ان دکھ دہ پیش خبریوں کے ساتھ انّ الذی فرض علیک القرآن لرآدّک الیٰ معاد کا تسلی و اطمینان بخش وعدہ بھی موجود تھا جس سے ہجرت کا داغ محض عارضی اور وقتی معلوم ہوتا ہے۔

تقسیم ملک اور اس کے بعد تقریباً دو سال تک کا زمانہ قادیان کے احمدیوں کے لئے کلّی طور پر محصوریت کا زمانہ تھا۔ اور باوجود حکومت کی طرف سے کافی حفاظتی انتظامات کے احمدیوں کو سہولت، آرام اور آزادی میسر نہ تھی۔ اور یہ سب کچھ اُس وحشت ناک ہنگامہ کا نتیجہ تھا جس میں پنجاب کے دونوں حصے ملوث ہوئے۔ بہرحال جس طرح کہا جاتا ہے کہ وقت دکھ درد کا بہترین مداوا ہے زمانہ کے گذرنے کے ساتھ ساتھ حالات معتدل ہوتے گئے اور قادیان اور اردگرد کی فضا نسبتاً بہتر ہوتی گئی۔ لوگوں کے دلوں میں اِس تغیر کے پیدا کرنے کا باعث زیادہ تر وہ سلوک اور ہمدردانہ رویہ تھا جو ابتداء سے احمدی احباب بالخصوص خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا طرّۂ امتیاز رہا ہے۔

الغرض فضا کے کسی قدر سازگار ہونے پر سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ نے ارشاد فرمایا کہ قادیان میں صرف مردوں کے قیام سے قادیان کی آبادی مستقل رنگ نہیں اختیار کر سکتی۔ لہٰذا احمدی مستورات کی واپسی کی کوشش کی جائے۔ اس سلسلہ میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ ہندوستان کے دوسرے صوبوں میں جو احمدی آباد ہیں وہ اپنی زندگیاں وقف کر کے بطور مہاجر قادیان میں آباد ہوں۔

چنانچہ سلسلہ کی طرف سے اِن دونوں طریقوں پر کوشش کی گئی۔ پاکستان چلے جانے والے خاندانوں یعنی عورتوں اور بچوں کی واپسی کی اجازت تو جلد نہ مل سکی لیکن ہندوستان کے مخلصین نے سلسلہ کی آواز پر لبیک کہا اور گزشتہ سال کے شروع میں یعنی فروری ۱۹۵۰ء میں ہندوستانی خاندان قادیان میں آباد ہونے شروع ہو گئے۔ اِن خاندانوں میں جو اس وقت تک قادیان میں مستقل طور پر مقیم ہیں مستورات کی تعداد چوبیس ۲۴ ہے اور بچے اُن کے علاوہ ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کافی جدوجہد کے بعد پاکستان سے بعض احمدی خاندانوں کی واپسی کی اجازت بھی مل گئی اور ماہ جون ۱۹۵۱ء تک بارہ خاندان واپس آکر قادیان میں مستقل رہائش کر چکے ہیں۔ اِن خاندانوں میں مستورات کی کُل تعداد "۱۴" چودہ ہے اور بچے پندرہ "۱۵" ہیں۔

خدا تعالےٰ کا شکر ہے کہ قادیان کی دوبارہ آبادی کا آغاز اِن مستورات اور بچوں کی واپسی سے ہو چکا ہے اور ہم سب دست بدعا ہیں کہ خدا تعالےٰ جلد وہ دن لائے جب کہ لَرَآدُّکَ اِلٰی مَعَادٍ کا پورا پورا نظارہ ہمارے سامنے آجائے۔ اور ہم اپنے آقا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ اور آپ کے قدوسی صفات ساتھیوں کو ایک دفعہ پھر اِس مقدس بستی میں خدا تعالیٰ کی حمد کے گیت گاتے ہوئے سُنیں۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے قادیان کی مستقل آبادی کے لئے یہ ارشاد بھی فرمایا تھا کہ قادیان میں مقیم درویشوں کی شادیاں ہندوستان میں کی جائیں۔ چنانچہ اِس وقت تک گیارہ "۱۱" شادیاں قادیان میں ہو چکی ہیں۔ اور آٹھ نکاح بھی ہو چکے ہیں۔ خدا تعالےٰ اِس کام میں بھی برکت دے اور قادیان کو ہر رنگ میں آباد و خوشحال رکھے۔ آمین!

یہ بات بھی ذکر کر دینے کے لائق ہے کہ علاوہ ہندوستان اور پاکستان کی طرف سے احمدی خاندانوں کے قادیان میں آنے کے گزشتہ سال محترم مرزا برکت علی صاحب اسسٹنٹ سول انجنیئر آبادان بھی مع اپنے خاندان کے ایران سے قادیان میں آئے اور اُن کا خاندان اب تک قادیان میں ہی مقیم ہے۔

تقسیم مُلک کے ہنگامہ کے بعد قادیان میں گزشتہ عید الفطر ایک امتیازی حیثیت رکھتی تھی۔ کیونکہ اس میں ایک دفعہ پھر قادیان کی کچھ مستورات اور بچوں کو شمولیت کا موقع ملا۔ اور اِس طرح درویشان کے دلوں میں خوشی اور مسرت کے جذبات پیدا ہوئے۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

مَیں اپنی سب بہنوں سے درخواست کرتی ہوں کہ وہ قادیان کی سب بہنوں اور بھائیوں کو اپنی خاص دُعاؤں میں یاد رکھیں۔ خدا تعالےٰ ہم سب کو اپنی حفاظت میں رکھے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔ آمین!

ولادت!

مصباحی بہنوں کو سُنکر خوشی ہوگی کہ اللہ تعالےٰ نے نصیرہ نزہت صاحبہ کو جو ہمارے معاونین میں شامل ہیں اور اِسوقت تبلیغ اسلام کیلئے اپنے میاں حافظ بشیر الدین صاحب کے ہمراہ ماریشس گئی ہوئی ہیں فرزند عطا فرمایا ہے۔ ادارہ مصباح حافظ صاحب اور نزہت صاحبہ کی خدمت میں ہدیۂ تبریک پیش کرتا ہے اور دُعا کرتا ہے کہ نومولود نیک، دراز عُمر اور خادمِ دین ہو۔ آمین!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جذباتِ ظفرؔ

جناب مولانا مولوی ظفر محمد صاحب مولوی فاضل پروفیسر جامعہ احمدیہ احمد نگر

خدا کی راہ میں ذلیل ہونا اور اسکی راہ میں فقیر ہونا
یہی تو عزت ہے عاشقوں کی یہی ہے اُنکا امیر ہونا

وزیر بننے کی مجھ کو خواہش نہ چاہتا ہوں سفیر ہونا
مجھے تو بھاتا ہے میرے پیارو کسی کے در کا فقیر ہونا

میری فقیری مجھے امیری میری گدائی ہی مجھ کو شاہی
ہے تمہیں منعمو مبارک امیر ہونا کبیر ہونا

عزیز ہوں گر نگہ میں تیری تو مجھ کو منظور ہی خوشی سے
بچشمِ دُنیائے بے حقیقت ذلیل ہونا حقیر ہونا

میں دینِ احمد پہ جان و دل سے کرونگا قربان ذرہ ذرہ
مگر یہ ہے شرط میرے پیارے کہ تُو بھی میرا نصیر ہونا

کبھی بشارت وصال کی دی کبھی دیا ہجر کا ڈراوا
سمجھ میں آیا ہے اس طرح بھی ترا بشیر و نذیر ہونا

مزا تو جب ہے حضورِ انور کہ دل ہمارا بھی ہو منوّر
اگرچہ ہے ہر طرح مسلّم ترا سراجِ منیر ہونا

کٹھن ہی عشق و وفا کی منزل تڑپ رہے ہیں ہزارہا دل
قسم تجھے تیری حُسن کامل! ذرا مرے دستگیر ہونا

اگر نہیں آتشِ محبت تو خاک ہے زندگی کی لذت!
جہاں میں ہے بڑی ہی دولت ظفر کسی کا اسیر ہونا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سید الاولین و الآخرین حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا درجہ

بانی سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظر میں

نصیرہ فردوس صاحبہ لاہور

دشمنانِ صداقت کا ہمیشہ سے یہی دستور رہا ہے کہ جب وہ وقت کے مامور کا دلائل و براہین سے مقابلہ نہیں کر سکتے تو اُن پر بہتان طرازی ایسے رکیک حملے شروع کر دیتے ہیں۔

آجکل احراری اپنی بعض دُنیوی مصلحتوں کی وجہ سے عوام کو جماعت احمدیہ سے متنفر کرنے کے لئے جگہ جگہ اِس بات کا چرچا کرتے پھرتے ہیں کہ معاذ اللہ بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے اپنی تحریرات میں خدا کے محبوب و مقدس نبی حضرت سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین کی ہے۔ حالانکہ حضورؑ کی کسی ایک کتاب سے بھی اِس الزام کو سہارا نہیں ملتا۔ حضورؑ کی کوئی چھوٹی سی چھوٹی کتاب بھی ایسی نہیں جو سرورِ کائنات فخرِ موجودات حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح و ثنا سے خالی ہو۔ حضورؑ کی کُتب کے مطالعہ سے ایک سلیم القلب انسان پر روزِ روشن کی طرح یہ واضح ہو جاتا ہے کہ آپؑ رسولِ عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق تھے اور حضورؐ کی شان میں ایک ذرہ بھر گستاخی بھی آپؑ کے لئے ناقابلِ برداشت ہو جاتی تھی۔ حضورؑ کی کُتب و مقالات کی صدہا عبارتوں میں سے چند ایک بطور نمونہ پیش کی جاتی ہیں جن میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی وجد آگیز پیرایہ میں کی ہوئی تعریف آپؑ کے حضورؐ سے سچے عشق کی آئینہ دار ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں:۔

"ہم جب انصاف کی نظر سے دیکھتے ہیں تو تمام سلسلۂ نبوّت میں سے اعلیٰ درجہ کا جوانمرد نبی اور زندہ نبی اور خدا کا اعلیٰ درجہ کا پیارا نبی صرف ایک مرد کو جانتے ہیں یعنی وہی نبیوں کا سردار، رسولوں کا فخر، مرسلوں کا سرتاج جس کا نام محمد مصطفےٰ و احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ جس کے زیرِ سایہ دس دن چلنے سے وہ روشنی ملتی ہے جو پہلے اِس سے ہزار برس تک نہیں مل سکتی تھی۔"

(سراجِ منیر صد ۸۲ طبع اوّل)

"یہ عربی نبی جس کا نام محمدؐ ہے ہزاروں ہزار درود اور سلام اُس پر۔ یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے۔ اس کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہو سکتا اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں ہے۔ افسوس! جیسا کہ حق شناخت کا ہے اس کے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا۔ وہ توحید جو دُنیا سے گم ہو چکی تھی وہی ایک پہلوان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے جو دوبارہ اس کو دُنیا میں لایا۔ اُس نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اُس کی جان گداز ہوئی اس لیے خدا نے جو اُس کے دل کے راز کا واقف تھا اُس کو تمام انبیاء اور تمام اوّلین و آخرین پر فضیلت بخشی اور اُس کی مُرادیں اُس کی زندگی میں اُس کو دیں۔ وہی ہے جو سر چشمہ ہر ایک فیض کا ہے اور وہ شخص جو بغیر اقرار افاضہ اُس کے کسی فضیلت کا دعویٰ کرتا ہے وہ انسان نہیں ہے بلکہ ذُرّیت شیطان ہے کیونکہ ہر ایک فضیلت کی کُنجی اُس کو دی گئی ہے۔ اور ہر ایک معرفت کا خزانہ اُس کو عطا کیا گیا ہے جو اُس کے ذریعہ سے نہیں پاتا وہ محروم ازلی ہے۔ ہم کیا چیز ہیں اور ہماری حقیقت کیا ہے۔ ہم کافر نعمت ہوں گے اگر اس بات کا اقرار نہ کریں کہ توحید حقیقی ہم نے اس نبی کے ذریعہ سے پائی اور زندہ خدا کی شناخت ہمیں اسی کامل نبی کے ذریعہ اور اسی کے نُور سے ملی اور خدا کے مکالمات و مخاطبات کا شرف بھی جس سے ہم اسکا چہرہ دیکھتے ہیں اسی بزرگ نبی کے ذریعہ سے ہمیں میسّر آیا۔"

(حقیقۃ الوحی ص ۱۱۵-۱۱۶)

"مَیں اسی خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جیسا اُس نے حضرت ابراہیمؑ سے مکالمہ مخاطبہ کیا اور پھر اسحاقؑ سے اور پھر یعقوبؑ سے اور یوسفؑ سے اور موسیٰؑ سے اور مسیح ابن مریمؑ سے اور سب کے بعد ہمارے نبی صلعم سے ایسا ہمکلام ہوا کہ آپ پر سب سے زیادہ روشن اور پاک وحی نازل کی۔ ایسا ہی اُس نے مجھے بھی اپنے مکالمہ مخاطبہ کا شرف بخشا مگر یہ شرف مجھے محض آنحضرت صلعم کی پیروی سے حاصل ہوا۔ اگر میں آنحضرت صلعم کی اُمّت نہ ہوتا اور آپ کی پیروی نہ کرتا تو اگر دُنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر میرے اعمال ہوتے پھر بھی میں کبھی یہ شرف مکالمہ و مخاطبہ ہرگز نہ پاتا کیونکہ اب بجز محمدی نبوّت کے سب نبوّتیں بند ہیں۔ شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے مگر وہی جو پہلے اُمّتی ہو۔" (تجلیات الٰہیہ)

"مَیں عامۃ الناس پر ظاہر کرتا ہوں کہ مجھے اللہ جلّ شانہٗ کی قسم ہے کہ مَیں کافر نہیں ہوں۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ میرا عقیدہ ہے وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت میرا ایمان ہے۔ مَیں اپنے اس بیان کی صحت پر اس قدر قسمیں کھاتا ہوں جس قدر خدا تعالیٰ کے پاک نام ہیں اور جس قدر قرآن کریم کے حروف ہیں اور جس قدر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا تعالیٰ کے نزدیک کمالات ہیں۔ کوئی عقیدہ میرا اللہ اور رسول اللہ صلعم کے فرمودہ کے برخلاف نہیں اور جو کوئی ایسا خیال کرتا ہے خود اُس کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غلط فہمی ہے۔ اور جو شخص اب بھی مجھے کافر سمجھتا ہے اور تکفیر سے باز نہیں آتا وہ یقیناً یاد رکھے کہ مرنے کے بعد اسکو پوچھا جائے گا۔ میں اللہ جلشانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میرا خدا اور رسول پر وہ یقین ہے کہ اگر اس زمانہ کے تمام ایمانوں کو ترازو کے ایک پلہ میں رکھا جائے اور میرا ایمان دوسرے پلہ میں تو بفضلہ تعالیٰ یہی پلہ بھاری ہوگا۔"

(کرامات الصادقین صـ ۲۵)

"میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کا نام لیکر جھوٹ بولنا سخت بدذاتی ہے کہ خدا نے مجھے میرے بزرگ واجب الاطاعت سیدنا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی روحانی دائمی زندگی اور پورے جلال اور کمال کا یہ ثبوت دیا ہے کہ میں نے اسکی پیروی سے اور اسکی محبت سے آسمانی نشانوں کو اپنے اوپر اترتے ہوئے اور دل کو یقین کے نور سے پر ہوتے پایا...... پس اے تمام انسانی روحو! جو مشرق اور مغرب میں آباد ہو میں پورے زور کے ساتھ آپکو اس طرف دعوت کرتا ہوں کہ اب زمین پر سچا مذہب صرف اسلام ہے اور سچا خدا بھی وہی خدا ہے جو قرآن نے بیان کیا ہے اور ہمیشہ کی روحانی زندگی والا نبی اور جلال اور تقدس کے تخت پر بیٹھنے والا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔"

(تریاق القلوب صـ ۹ طبع اول)

"وہ انسان جو سب سے زیادہ اور کامل انسان تھا اور کامل نبی تھا۔ اور کامل برکتوں کے ساتھ آیا جس سے روحانی بعثت حشر کی وجہ سے دنیا کی پہلی قیامت ظاہر ہوئی اور ایک عالم کا عالم مرا ہوا اس کے آنے سے زندہ ہوگیا۔ وہ مبارک نبی حضرت خاتم الانبیاء و امام الاصفیاء ختم المرسلین فخر النبیین جناب محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اے میرے پیارے خدا! اس پیارے نبی پر وہ رحمت اور درود بھیج جو ابتداء دنیا سے تو نے کسی پر نہ بھیجا ہو۔ اگر یہ عظیم الشان نبی دنیا میں نہ آتا تو پھر جس قدر چھوٹے چھوٹے نبی دنیا میں آئے جیسا کہ یونسؑ اور ایوبؑ اور مسیح ابن مریم اور ملاکیؑ اور یحییٰؑ وغیرہ ان کی سچائی پر ہمارے پاس کوئی بھی دلیل نہ تھی۔ اگرچہ یہ سب مقرب اور وجیہ اور خدا تعالےٰ کے پیارے تھے یہ اسی نبی کا احسان ہے کہ یہ لوگ بھی دنیا میں سچے کہے گئے۔ اللھم صل و بارک علیہ و آلہ و اصحابہ اجمعین۔"

(اتمام الحجۃ)

"نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن اور تمام آدمزادوں کیلئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جاہ و جلال کے نبی علیہ السلام کے ساتھ رکھو اور اُسکے غیر کو اُس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا تم آسمان پر نجات یافتہ لکھے جاؤ۔ اور یاد رکھو نجات وہ چیز نہیں جو مرنے کے بعد حاصل ہوگی۔ بلکہ حقیقی نجات وہ ہے کہ اِس دُنیا میں اپنی روشنی دکھلاتی ہے۔ نجات یافتہ کون ہے؟ وہ جو یقین رکھتا ہے کہ خدا سچ ہے اور محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُس میں اور تمام دُنیا میں درمیانی شفیع ہیں۔ اور آسمان کے نیچے نہ اُسکے ہم مرتبہ کوئی رسول ہے نہ قرآن کے ہم رتبہ اور کوئی کتاب ہے اور کسی کے لئے خدا نے نہ چاہا کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے مگر یہ برگزیدہ نبی ہمیشہ کے لئے زندہ ہے۔"

(کشتی نوح ص۱۳)

مندرجہ بالا اقتباسات کا مطالعہ کرنے کے بعد ہر وہ شخص جسے عقل و دانش سے کچھ حصہ ملا ہو۔ بخوبی فیصلہ کر سکتا ہے کہ کیا اِن محبّت آفرین جذبات کا حامل معاذاللہ رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کا مرتکب ہو سکتا ہے؟

اب مَیں خاتمۂ مضمون پر قارئین کے استفادہ کے لئے تبرکاً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اُن بے شمار اشعار میں سے چند اشعار یہاں نقل کئے دیتی ہوں جو آپؑ نے رسول عربی فداہ ابی و اُمی صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں گداز ہو کر فرمائے۔ اور جو حق پسند اور حق جُو لوگوں کے لئے معترضین کے برخلاف مابہ الامتیاز کا کام دے سکتے ہیں۔ حضورؑ فرماتے ہیں ؎

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نُور سارا
نام اُس کا ہے محمّدؐ دلبر مرا یہی ہے

پہلوں سے خوب تر ہے خوبی میں اِک قمر ہے
اس پر ہر اک نظر ہے بدر الدجیٰ یہی ہے

وہ آج شاہِ دیں ہے وہ تاجِ مرسلیں ہے
وہ طیّب و امیں ہے اُسکی ثنا یہی ہے

اُس نور پر فدا ہوں اُس کا ہی مَیں ہوا ہوں
وہ ہے مَیں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

(قادیان کے آریا اور ہم ص۶۵)

شرائط
ایجنسی "مصباح"

۱۔ کم از کم دس پرچوں پر ایجنسی دی جا سکتی ہے۔
۲۔ ایجنسی کے لئے مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی سفارش ضروری ہے۔
۳۔ کمیشن ۲۵ فیصدی دیا جائے گا۔
۴۔ کوئی پرچہ واپس نہیں لیا جائے گا
۵۔ ہر ماہ کا حساب صاف ہونیکے بعد دوسرے ماہ کا پرچہ مل سکیگا۔

(ادارہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِک مولوی صاحب سے

مکرم محمد شفیع صاحب اشرف جامعۃ المبشرین ربوہ

[پچھلے دنوں ریل کے سفر میں ایک مولوی صاحب سے تبلیغی گفتگو شروع ہو گئی جس کا اختتام اُن کے حسرتناک لہجے میں کہے ہوئے پنجابی فقرے "جی پھر روٹی کتھوں کھائیے" پر ہوا۔ اسی پر کچھ منظوم تفصیل ملاحظہ فرمائیے۔ (م۔ش۔ اشرف)]

مانا کہ آدمی تم بہت ہی شریف ہو!		ظاہر میں پاک صاف ہو کتنے نظیف ہو!
خوش خلق و ملنسار ہو اور باوقار ہو		خوش دل ہو نکتہ سنج ہو کچھ کچھ ظریف ہو!
مضبوط جسم قوّت و طاقت خدا نے دی		کمزور بھی نہیں ہو اور نہ کچھ ضعیف ہو!
باتیں بھی آپ کرتے ہیں کیسی بجی تُلی!		شاید کہ آشنائے عروض و ردیف ہو!
داڑھی ہے کیا سجی ہوئی چہرے پہ آپ کے		سُنّت کے اعتصام میں مردِ حنیف ہو!
کاجل سے چشمِ مست میں ہے کیفِ بیخودی		کاکُل کے خم میں رشکِ صد صنفِ لطیف ہو!
عمدہ لباس دیکھ کر آتا نہیں یقیں		مسجد کے ہو امام یا دیہہ کے عریف ہو!

لیکن یہ حیف ہے کہ بایں وصف و ایں کمال
اب تک مسیحِ وقت کے تم بھی حریف ہو!

کِھسیانے سے وہ ہو کے یوں کہنے لگے مجھے		باتیں تو کر رہے ہو تم بہت ہی لطیف ہو!
لیکن بتاؤ مان اگر لوں مسیح کو،		میرے لئے کہاں سے میسّر رغیف ہو؟
پالوں کہاں سے پیٹ میں اہل و عیال کا؟		حاصل کہاں سے فصل ربیع و خریف ہو؟
سُنتے ہی اُن کی بات میں سکتے میں پڑ گیا		اُمید تو نہ تھی وہ اتنا خفیف ہو
اتنا پھنسا ہوا وہ دُنیا کے جال میں		اور اتنی اُس پہ حرص کی چادر کثیف ہو
لالچ ہو اُسکو اس قدر دُنیا کے مال کا		دیں کے معاملے میں وہ اتنا نحیف ہو

پر آخرش یہ کہہ کے میں خاموش ہو گیا
دیں کیوں نظر سے آپ کی روپوش ہو گیا
مجھ کو خبر نہیں تھی تم اتنے ذلیل ہو
صدقِ مسیح پاک کی تم بھی دلیل ہو!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بعث بعد الموت

امۃ اللہ خورشید

(اس مضمون کی تفصیل کے لئے اسلامی اصول کی فلاسفی، مجمع البحرین، احمدیت اور کتاب نور الدین ملاحظہ ہو!)

ہم یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ ایک دن تمام جنّ و انس اوّلین و آخرین اس دُنیا سے گذر جانے کے بعد اپنے اعمال کی جزا و سزا بھگتنے کے لئے جمع ہوں گے۔ اگر کوئی شخص اس دُنیا میں نیک اعمال بجا لاتا رہا ہے اور اللہ تعالٰے کے احکام کی سرتابی نہیں کی اور اعمال صالحہ کی بجا آوری میں پُوری مستعدی دکھائی ہے تو وہ اُس دن سرخرو ہوگا اور ان نیک اعمال کے نتیجہ میں ابدی راحت کا مستحق ہوگا۔ اور جو اس دُنیا میں بدکردار رہا ہے اور اللہ تعالٰے اور اُس کے رسولؐ کے احکام کی مطلق پرواہ نہیں کی تو وہ اُس دن اپنے اعمال کے مطابق سخت دُکھوں اور عذابوں میں مبتلا ہوگا۔

اللہ تعالٰے قرآن مجید میں فرماتے ہیں۔ خلق الموت والحیٰوۃ لیبلوکم ایکم احسن عملاً ۝

ترجمہ (اللہ تعالٰے) نے موت و حیات کو پیدا کیا تاکہ وہ دیکھے کہ تم میں سے کون اچھے اعمال بجا لاتا ہے۔

اِس سے معلوم ہوُا کہ موت و حیات کا یہ سلسلہ اِسی غرض کے لئے قائم کیا گیا ہے کہ متقی و بدکار میں تمیز ہو جائے۔ لیکن جس طرح حق کے مقابلہ میں ہمیشہ باطل رہا ہے اور بمطابق ارشاد باری تعالٰے واغرینا بینھم العداوۃ والبغضاء الی یوم القیمۃ تاقیامت یہ سلسلہ قائم رہے گا۔ اِسی طرح بعض لوگ اس دن کے منکر بھی ہیں۔ لیکن قرآن مجید نے نہ صرف یہ کہ بعث بعد الموت کے متعلق مضبوط دلائل پیش کئے ہیں بلکہ منکرین کے دلائل کا مسکت جواب بھی دیا ہے۔ یہ صرف قرآن مجید کی ہی خصوصیت ہے اور کسی کتاب میں اس قدر تفصیلی ذکر کہیں بھی نہیں۔ چنانچہ ذیل میں چند دلائل پیش کئے جاتے ہیں۔

۱۔ اللہ تعالٰے فرماتے ہیں۔ لا اقسم بیوم القیمۃ ولا اقسم بالنفس اللوامۃ۔ یہاں پر خدا تعالٰی نے قیامت کے دن کو نفس لوامہ کے ذریعہ ثابت کیا ہے۔ ہر انسان میں یہ بات طبعی طور پر رکھی گئی ہے کہ جب بھی وہ بُرا کام کرتا ہے تو اُس کا نفس اُسے اندر ہی اندر ملامت کرتا ہے اور اُسے کبھی حقیقی راحت محسوس نہیں ہوتی۔ یہی حال تمام جرائم پیشہ لوگوں کا ہے کہ جب بھی ارتکاب جرائم کے بعد وہ تخلیہ میں ہوتے ہیں تو اُنکا نفس اُنہیں ملامت کرتا ہے اور اُنہیں ناجائز ذریعہ سے کمائے ہوئے روپے پیسے سے کبھی وہ حقیقی راحت حاصل نہیں ہوتی جو ایک تاجر کو ہوتی ہے جس نے محنت کے بعد نفع حاصل کیا ہو۔ یہ اندرونی علامت دلالت کرتی ہے کہ قیامت ضرور ہونے والی ہے جس میں ہماری بُرائیوں اور بھلائیوں کا بدلہ ملیگا۔ کیونکہ اگر بُرے کام کا بدلہ بُرا نہیں اور اسکی کوئی سزا نہیں تو یہ ملامت کیوں؟ اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ آگے ایک مقام خوف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضرور ہے جس سے ہمارا نفس لوامہ روک رہا ہے۔

۲- اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتے ہیں۔ افحسبتم انما خلقنٰکم عبثًا و انکم الینا لا ترجعون فتعلی اللہ الملک الحق عما یشرکون۔ ترجمہ:- "کیا تم نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ ہم نے تمہیں عبث پیدا کیا ہے اور یہ کہ تم ہماری طرف واپس نہیں کئے جاؤ گے (اللہ تعالیٰ کی ذات بہت بلند و بالا ہے اس امر سے کہ وہ کوئی عبث کام کرے) وہی سچا بادشاہ ہے اور اس قسم کی شرک کی باتوں سے بہت بلند ہے۔"

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے دُنیا کے نظام پر غور کرنیکی طرف توجہ دلائی ہے۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ دُنیا میں جس قدر اسباب مہیا کئے گئے ہیں وہ سب انسان کی بقا کیلئے ہیں تاکہ انسان اُن سے منتفع ہو کر اپنی ہستی قائم رکھ سکے۔ جب تمام اشیاء انسان کیلئے پیدا کی گئی ہیں اور اسقدر عالمگیر نظام انسان کیلئے ہے تو اسکی پیدائش کی بھی کوئی غرض ضرور ہوگی سو اس غرض کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں یوں بیان فرمایا ہے "وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون"۔ ترجمہ "میں نے جن و انس کو عبادت کیلئے پیدا کیا ہے۔" اگر یہ فرض کیا جائے کہ انسان چند روزہ زندگی بسر کرنیکے بعد فنا ہو جائیگا اور اُسے کوئی دائمی زندگی نہ ملیگی تو یہ خدا تعالیٰ کی ذات پر ایک دھبہ ہوگا اور اعتراض ہوگا کہ ادھر اُسنے انسان پیدا کر کے اسکے قیام کیلئے بیشمار سامان پیدا کئے اور پھر بقا کا یہ حال کہ چند روز زندہ رکھ پھر ہمیشہ کیلئے فنا ہو جائے اس قسم کا فعل ایک لغو فعل ہے اور لغو فعل کی نسبت خدا تعالیٰ کی طرف کسی صورت میں درست نہیں۔ پس معلوم ہوا کہ خدا تعالیٰ نے انسان کو ایک ابدی زندگی کیلئے پیدا کیا ہے اور وہ ابدی زندگی اسکو موت کے بعد حاصل ہوگی وہی بعث بعد الموت ہے۔

۳- اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں ان ربک ھو یفصل بینھم یوم القیٰمۃ فیما کانوا فیہ یختلفون۝ اولم یھد لھم کم اھلکنا من قبلھم من القرون یمشون فی مسٰکنھم ان فی ذٰلک لاٰیٰت افلا یسمعون۝ ترجمہ:- "تیرا رب انکے درمیان ان امور میں جنمیں وہ اختلاف کرتے ہیں قیامت کے دن فیصلہ کریگا کیا اُن کی رہنمائی نہیں کی اس امر نے کہ ہمنے کتنی ہی بستیاں اُن سے پہلے ہلاک کر دی ہیں اور وہ انکے مساکن میں آتے جاتے بھی ہیں اسمیں ضرور نشانات ہیں کیا وہ نہیں سُنتے۔" دُنیا میں جس قدر بھی مذاہب پائے جاتے ہیں سچے ہوں یا جھوٹے سب کا قیامت کے دن فیصلہ ہوگا۔ سچے لوگ کامیاب ہونگے اور جھوٹے خائب و خاسر اسکا ثبوت کہ واقعہ میں ایسا ہوگا پچھلے تجربے ہیں کہ دُنیا میں بڑی بڑی قومیں ہوئیں اور طاقتور سے طاقتور سلطنتیں قائم ہوئیں اور اُن میں خدا کے رسول بے سروسامانی کی حالت میں آئے انہوں نے آکر بڑے بڑے لوگوں کو سمجھایا کہ خدا سے تعلق پاندھو تب تمہاری حکومتیں قائم رہینگی ورنہ تباہ و برباد کر دیئے جاؤ گے اب نبیوں کے اس دعویٰ کو واقعات کی کسوٹی پر پرکھتے ہوئے صاف نظر آتا ہے کہ دُنیا کی ہر قوم اور ہر ملک میں ایسے برگزیدہ لوگ آئے اور غربت اور تنہائی کی حالت میں آئے اور ایسے لوگوں میں آئے جن میں مال، عزت، حکومت اور دولت کی کمی نہ تھی لیکن باوجود اِن سب باتوں اور سامانوں کے سلطنتوں کی سلطنتیں نیست و نابود کر دی گئیں اور نبیوں کے کہنے کے مطابق تباہ ہو گئیں تو کوئی وجہ نہیں کہ انبیاءؑ کی اِن خبروں کو تو مان لیں اور دوسری خبروں کو غلط قرار دیں۔ اِنہیں انبیاءؑ نے قیامت کے دن کی خبر دی ہے جب وہ پہلی خبروں میں سچے ہیں تو وہ اِن خبروں میں بھی سچے ہونگے؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

معبودِ حقیقی

نصرت قیوم صاحبہ گوجرانوالہ

میرے معبود! مَیں نے تجھے پا لیا —— ڈھونڈتے ڈھونڈتے تھک کر بالآخر مَیں نے تجھے ڈھونڈ لیا۔ مَیں تجھے ڈھونڈا کرتی تھی —— ایک مُدت سے —— ایک عرصۂ دراز سے —— مَیں نے تجھے پھُولوں کی خوشبو میں ڈھونڈا —— کوئل کی کوکو میں —— قُمریوں کی حق اللہ ہُو میں —— عنادل کے دلفریب نغموں میں —— طیورِ خوش الحان کے ترانوں میں —— مُرغِ سحر کی اذانوں میں —— چڑیوں کی چُوں چُوں میں، غرض مَیں نے تجھے ہر جگہ تلاش کیا۔

بہتے دریا کی پُر شور موجوں نے مجھے تیرا یقین دلایا —— پہاڑوں کی نظر تھکا دینے والی چوٹیوں میں مجھے تیرا ہی عکس نظر آیا —— چلتے ہوئے بادلوں میں مجھے تُو ہی تُو نظر آتا تھا —— بجلی کی چمک مجھے تیری یاد دلا دیتی تھی —— چاند کی ضیا پاش کرنوں میں مجھے تیرا پُرنور چہرہ نظر آجاتا تھا —— خاورِ مشرق کی سنہری کرنیں جب ساری دُنیا کو منور کر دیتیں تو مجھے ان کرنوں میں تیری ہی قدرت جھلکتی نظر آتی تھی —— سیاہ بادلوں سے ٹپکا ہوا بارش کا ہر قطرہ مجھے تیری رحیمیت کا پتہ دیتا تھا —— مَیں تجھے دیکھنا چاہتی تھی لیکن تیری قدرتوں کو دیکھنے کے باوجود میری آنکھیں بے نور تھیں —— مَیں یہ محسوس تو کرتی تھی کہ دُنیا کی ہر ادنیٰ سے ادنیٰ چیز میں تیرا ہی ظہور ہے لیکن میں ظلمت کے راستوں میں کچھ اِس طرح بھٹک رہی تھی کہ سب کچھ دیکھتے ہوئے بھی تیرے وجود کو پا نہ سکی —— تیری قدرتوں کو دیکھتے ہوئے بھی میں بدستور تیری تلاش میں مصروف رہی۔ نیلے آسمان کی لاتعداد وسعتیں مجھے یہ احساس تو ضرور دلا دیتیں کہ اس کو تخلیق کرنے والی ایک ذات ہے لیکن پھر بھی مَیں تجھے دیکھ نہ سکی۔ درختوں کے سرسبز و شاداب پتے —— کیا یہ انسانی ہاتھوں کے بنائے ہوئے ہیں؟ —— نہیں! نہیں!! وہ انسان جو اپنی مرضی سے ایک قدم بھی نہیں اُٹھا سکتا۔ جس کی حیات و ممات —— اُٹھنا اور بیٹھنا —— رنج و خوشی ایک ایسی ہستی کے تابع ہے جو ایک مشفق ماں سے بھی زیادہ شفیق ہے —— جو انسان کو کبھی بھی دُکھ درد میں مبتلا نہیں دیکھ سکتی —— ایسی دلفریب اور خوشنما چیزیں کبھی نہیں بنا سکتا۔ یہ تو مصورِ قدرت کے ہاتھوں کا ایک ادنیٰ سا نمونہ ہے۔ لیکن آنکھیں یہ سب کچھ دیکھ لینے پر بھی بدستور تیری تلاش میں مصروف ہیں۔

لوگ کہتے ہیں کہ مساجد اللہ کا گھر ہیں تو پھر اے مالک! تُو اپنے گھر میں ہی رہتا ہو گا —— مَیں نے وہاں جا کر بھی دیکھ لیا، مسجد میں بھی تیرا وجود نظر نہیں آتا۔ آخر تُو کہاں ہے؟ —— کس پردے کے پیچھے تُو نے اپنا پُرنور چہرہ چھپایا ہوا ہے —— تیرا پتہ کہاں سے لگایا جا سکتا ہے؟ ——

مشہور ہے "جوئندہ یابندہ" مَیں نے آخر تجھے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پا ہی لیا ---- ناحق میں نے اِدھر اُدھر تیری تلاش کی' تُو تو میرے دل میں ہی موجود ہے ---- جہاں سے میں ہر وقت تیرا عکس دیکھ سکتی ہوں ---- میرے دل کی وسعتوں میں - اب میں مطمئن ہوں ---- میرا دل مطمئن ہے ---- میرے معبود! میں نے تیرا پتہ لگا لیا ---- میرے اللہ! میں نے تجھے ڈھونڈ لیا - اب میرے دل میں کوئی خلش باقی نہیں رہے گی ---- میں کبھی بے چین نہیں ہوں گی ---- مجھے ایک سکون مل جائے گا - دُنیوی حرص و ہوس! انسانی تشنگی کو اَور بھی بھڑکا دیتی ہے - لیکن میرے آقا! اب جبکہ میں نے تیرا پتہ لگا لیا ہے میرے نزدیک دُنیا کا کوئی غم نہیں پھٹک سکے گا ---- مجھے کوئی پریشانی تنگ نہیں کر سکے گی ---- میں تیرے آستانہ پہ ناصیہ فرسائی کیا کروں گی ---- شہنشاہوں کے شہنشاہ! میں تیرے دروازے کی بھکارن بنوں گی ---- تیرے خزانے لا انتہا ہیں ---- آخر میں انسانوں کے آگے ہاتھ کیوں پھیلاؤں جبکہ وہ خود تیرے محتاج ہیں ---- میرے معبود مجھے اپنی پناہ میں لیلیو ---- میرے پروردگار اب مجھے تنہا نہ چھوڑ دیجیو ---- تُو تو رحمتوں والا ہے ---- میرے گناہ بیشمار ہیں لیکن تیری بخششیں ---- وہ تو بے حد و حساب ہیں ---- میرے دل کو گناہ کی آلائشوں سے پاک کر دے ---- بے سہاروں کے سہارے ---- بے آسرا کے آسرے ---- مجھے تیرے ہی دروازے پر آ کے سکون ملتا ہے - میرے اللہ! ---- میرے مالک ---- میرے محسن! ---- میرے خدا! ---- مجھے بخش دیجیو ---- مجھے بخش دیجیو ---- میں تجھ سے معافی مانگتی ہوں مجھے معاف کر دیو +

بقیہ "گھر گھرہستی" از صہ ۲۷

تو پھر ہمارے گھروں میں آراستگی اور نفاست کے یکسر مفقود ہو جانے کا خطرہ ہے - لہذا ہر بہن کو چاہیئے کہ اپنی مالی حالت کا جائزہ لیکر اور فن کو بروئے کار لاکر اپنی گھریلو حالت کو سُدھارنے اور گھر میں شگفتگی پیدا کرنے کی کوشش کرے - فن سیکھے اور فن سکھائے اور اپنے فارغ اوقات کو بہترین کاموں میں صرف کرے - امورِ خانہ داری میں سادگی اور صفائی کے علاوہ آرائش و زیبائش کا بھی خیال رکھے - کیونکہ یہ چیزیں سلیقہ شعاری کے اظہار کے علاوہ صحت پر بھی بہت اچھا اثر ڈالتی ہیں اور طبیعت خوش و خرم رہتی ہے -

سب سے اخیر میں ایک اَور بات بھی جو کہ بعض اچھے اچھے گھرانوں میں دیکھنے میں آئی ہے - اُس کا ذکر کر دینا بھی مناسب خیال کرتی ہوں - بعض گھروں میں دیکھا گیا ہے کہ صرف ایک کمرے کو ہی جسکو کہ ڈرائنگ روم کے نام سے پکارا جاتا ہے آراستہ و پیراستہ کر دیا جاتا ہے اور تمام تر کوشش اُسکی نفاست اور سجاوٹ پر صرف کی جاتی ہے اور باقی گھر کی صفائی کا خیال نہیں کیا جاتا اور جو کوئی بھی میل ملاقات کے لئے آئے اُسکو اُس جگہ بٹھا کر وہیں سے رخصت کر دیا جاتا ہے - لیکن اگر کہیں اُس گھر کی اندرونی حالت دیکھنے کا اتفاق ہو تو طبیعت گھبرا جائے - یہ ایک ایسی چیز ہے جس کا نام "نمود" ہے صحت کو برقرار رکھنے کے لئے اور طبیعت کو خوش و خرم رکھنے کے لئے اور باعزت اور بے تکلفانہ زندگی بسر کرنے کے لئے تمام گھر میں صفائی اور نظام کی ضرورت ہے +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دفاعی معلومات

دفاع کی اہمیت۔ ہوائی جہازوں کے کام۔ بم۔ انکی اقسام۔ اثرات اور مورچہ بندی

(مرتبہ۔ مکرمی مشیر احمد خانصاحب۔ سالار مسلم لیگ۔ ربوہ)

یہ بات ہر شخص جانتا ہے کہ ابتدائی ایام میں جنگیں بہت سادہ قسم کی ہوتی تھیں لیکن رفتہ رفتہ انسانی ذہن جوں جوں ترقی کرتا گیا، اسکے مطابق علوم و فنون کی ترقی، ذرائع نقل و حمل اور رسل و رسائل کی وسعت، ضروریاتِ زندگی اور بین الاقوامی تعلقات کی ہمہ گیری کی بناء پر انسانی ذہنِ رسا نے حیرت انگیز کرشمے دکھلائے ہیں اور اپنی علمی معلومات اور تہذیب و تمدن کے درخشاں آثار اور مظاہر اور ترقی یافتہ معلومات کو فنونِ جنگ میں استعمال کیا ہے۔ تہذیبِ حاضرہ کے عقلی کرشموں میں سے ہوائی طیاروں کے استعمال نے جنگ کی ہولناکیوں اور تباہ کاریوں کو پہلے کی نسبت بہت زیادہ ترقی پر پہنچا دیا ہے اور انکے استعمال سے جنگوں کی نوعیت کا رُخ بالکل بدل گیا ہے اسی لئے ملکی دفاع کے طور و طریق بھی بہت ترقی یافتہ صورتوں کا تقاضہ کرتے ہیں۔ موجودہ دور میں بمبار اور لڑاکا طیارے وہ تباہ کُن آلاتِ حرب ہیں جنکی شعلہ آشامیوں سے صرف یہی نہیں کہ کسی ملک یا قوم کی فوجی تنظیم، چھاؤنیاں، ذرائع رسل و رسائل وغیرہ کو ہی تباہ کیا جاتا ہے۔ بلکہ اس علاقہ کے عام شہری باشندوں کو بھی تباہ کاری کی زد میں لے لیا جاتا ہے۔ شہری اور صنعتی علاقوں پر بہت زیادہ بمباری کر کے بہت زیادہ نقصان پہنچایا جاتا اور خوف و ہراس پیدا کر دیا جاتا ہے تاکہ عوام کے حوصلے پست ہو جائیں۔ اور جنگ کے دوران میں سامانِ حرب کی ساخت اور جنگی سامان کے گوداموں کو تباہ و برباد کر کے دشمن کی طاقت کو آسانی کے ساتھ کچل دیا جائے۔

موجودہ بین الاقوامی حالات کے پیشِ نظر ہم نہیں کہہ سکتے کہ کس وقت کیا معاملہ پیش آ جائے۔ باوجودیکہ ایسے بین الاقوامی ادارے وجود میں آ چکے ہیں جو جنگی امکانات کو کم کرنے کی کوشش میں ہیں لیکن فطرت کے عام اصولوں کی بناء پر جنگ ایک ناگزیر عمل حیات ہے اور نہیں کہا جا سکتا کہ کب ناگزیر حالات پیدا ہو جائیں جنکے خلاف دفاع کی ضرورت پیش آ جائے۔ گذشتہ عالمگیر جنگوں کے تجربات کو سامنے رکھتے ہوئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ آئندہ کسی جنگ کی صورت میں زیادہ تر حصہ ہوائی حملوں کا ہوگا۔ ظاہر ہے کہ ہوائی حملوں کی تباہ کاریوں سے بچنے کیلئے دفاعی تنظیم کی صورت میں شہری آبادی کو حفاظت کے اصولوں کی پوری پوری واقفیت اور ضروری تربیت کسی قدر لازمی ہے۔

دشمن کے ہوائی بمبار اور لڑاکا طیاروں کے خاص کام

فوجی رسل و رسائل کو توڑنا، بڑے بڑے پلوں کو توڑنا، کارخانوں اور دیگر صنعتی مراکز کو تباہ کرنا، ریلوے سٹیشنوں کو برباد کرنا اور ریلوے لائنوں کو توڑنا، پوسٹ آفس اور جنرل ٹیلیگراف آفس کو برباد کرنا، بنکوں کو تباہ کرنا، بڑے بڑے سول ہیڈ کوارٹروں اور دفاتر کو تباہ کرنا، ٹیلی فون اور ٹیلیگراف لائنوں کو تباہ کرنا، صنعتوں کو برباد کرنا، ہوائی اڈوں کو برباد کرنا، خوراک کے ذخیروں کو تباہ کرنا اور زہر آلود کرنا۔ بڑی بڑی عمارتوں کو آگ لگانا، شہروں کو آگ لگانا، شہروں میں پانی اور خوراک کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذخیروں کو تباہ کرنا، ہمارے ہوائی جہازوں سے لڑنا، پٹرول اور لکڑی کے بڑے بڑے ذخیروں کو آگ لگانا، فوجی ہیڈ کوارٹروں کو برباد کرنا، ہماری ہر قسم کی امدادی جگہوں و ریزیڈو کو برباد کرنا، جانوروں کو نقصان پہنچانا، ہماری فوجوں پر بمباری کرنا، ہمارے بڑے ہتھیاروں کو بے اثر کرنا، ہماری فوجوں کو روکنا اور رستہ میں رکاوٹ ڈالنا، شہری دیہاتی آبادیوں کو پریشان کرنا اور لوگوں میں خوف وہراس پھیلانا، پیراشوٹ سے فوجیں اتارنا، اپنی فوجوں کو مدد دینا، اپنے ملک کی حفاظت کرنا، ہمارے اہم ٹھکانوں کا پتہ لگانا اور اپنے بڑے ہتھیاروں اور طیاروں کو اطلاع دینا، مشہور اور اہم جگہوں کی تصویریں لینا اور ان پر بمباری کرنا، مشہور گذرگاہوں کو توڑنا، آگ والے بم برسانا، دھماکہ سے پھٹنے والے بم گرانا، گیس سے بھرے ہوئے بم گرانا، ہمارے ملک کے اندر دور تک جاکر سول کے لوگوں میں ہراس پیدا کرنا، بمباری کرنا، ہماری ہوا مار توپوں کو تباہ کرنا توپخانوں کو مارنا حتیٰ کہ انسانی حیات کے تمام ذرائع کو ختم کرنا ہمارے دشمن کے ہوائی جہازوں کا کام ہے۔

ہوائی حملہ ہوائی جہاز تین طریقوں سے حملہ آور ہوتا ہے:۔

۱۔ اٹھارہ سو فٹ سے نیچے اڑتے والے ہوائی جہاز بم بھی پھینکتے ہیں اور مشین گن سے بھی فائر کرتے ہیں اور اس قسم کے جہازوں کا نشانہ صحیح ہوتا ہے۔

۲۔ اٹھارہ سو فٹ پر پرواز کرنیوالے جہاز بم بھی پھینکتے ہیں اور مشین گن سے فائر بھی کرتے ہیں لیکن ان کا نشانہ زیادہ درست نہیں ہوتا۔

۳۔ اٹھارہ سو فٹ سے اوپر اڑنے والے جہاز سادہ بم اور گیس والے بم پھینک سکتے ہیں لیکن ان کے نشانے درست نہیں ہوتے۔

پہلی قسم کے جہازوں کو ہماری A.A. گنیں اور مشین گنیں نشانہ بناتی ہیں اور انہیں زیادہ نیچے نہیں آنے دیتیں۔ اور اگر وہ جہاز ہماری ان گنوں کی مار میں آجائیں تو ہماری گنوں کا نشانہ ان پر بالکل درست بیٹھتا ہے اسلئے اس صورت میں بھی ہوائی جہاز کسی چیز کو درست طور پر نشانہ نہیں بنا سکتا۔

جو جہاز ۱۸۰۰ سو فٹ اونچائی پر اڑتے ہیں ان کو بھی ہماری گنیں اپنا نشانہ بنا لیتی ہیں اسلئے وہ بم پھینکتے ہیں ان کا نشانہ بھی صحیح نہیں بیٹھتا۔

اٹھارہ سو فٹ سے اونچے اڑنے والے دشمن کے ہوائی جہازوں کا نشانہ بالکل درست نہیں ہوتا اور دوسرے ہمارے تیز اڑنے والے فائیٹرز (Fighters) ان کا پیچھا کرتے ہیں اس لئے وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوتے۔

ہوائی جہازوں سے گرائے جانیوالے بموں کی اقسام

یہ بم تین قسم کے ہیں:۔

۱۔ آتشیں بم۔ (۲) دھماکے سے پھٹنے والے بم۔ (۳) گیس کے بم۔

آگ لگانیوالے بموں کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ وہ ہمارے شہروں اور آبادیوں پر گرا کر ساری آبادی میں آگ پھیلا دیجائے یا پٹرول اور لکڑی کے ذخیروں پر اور خوراک کے ذخیروں پر گرا کر آگ لگا دی جائے۔

دھماکے سے پھٹنے والے بموں کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ اس سے بڑے بڑے پلوں، ذخیروں، ریلوے سٹیشنوں، ہوائی اڈوں، ڈاکخانوں، پختہ سڑکوں، ٹیلیگراف اور ٹیلیفون لائنیں یا فوجی اور رسل کی بڑی بڑی عمارتوں کو گرایا جائے۔

گیس والے بموں کے ذریعہ ملک پر گیس پھینکی جاتی ہے گیسیں کئی قسم کی ہیں اور یہ تمام اقسام بموں کے اندر بھری جا سکتی ہیں بعض گیسیں جو ناک، کان، آنکھ، حلق اور پھیپھڑوں پر اثر کرتی ہیں وہ ان بموں کے ذریعہ پھینکی جاتی ہیں۔ دوسری قسم کی گیسیں جو بدن پر چھالے ڈالنے والی ہوتی ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور ان سے انسان ہلاک ہو جاتا ہے وہ بھی بموں اور ڈرموں کے ذریعہ ہوائی جہازوں سے چھڑکاؤ کیجاتی ہیں۔ یہ گیسیں توپ کے گولوں میں بھی بھر کر پھینکی جاتی ہیں۔

دھماکہ سے پھٹنے والے بموں کی اقسام دھماکہ سے پھٹنے والے بموں کی پانچ موٹی موٹی اقسام ہیں:۔

۱۔ آرمر پیرسنگ بم (Armour Peircing Bomb)
یہ بم ایک ہزار پونڈ سے لیکر چار ہزار من تک وزن کا ہوتا ہے اسکا خول فولاد کا بنا ہوا ہوتا ہے۔ ایسا بم بہت مضبوط اور اہم مقامات کو تباہ کرنے کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔ مثلاً ہوائی جہازوں کے اڈے، ریلوے سٹیشن، بندرگاہیں، بڑے بڑے پل، اسلحہ ساز فیکٹریاں، قلعے اور اسلحہ کے گودام وغیرہ وغیرہ۔ اس بم میں دیر سے پھٹنے والا فلیتہ لگا ہوا ہوتا ہے۔ گرتے ہی یہ بم عمارت میں چھت پھاڑ کر فرش میں دُور تک گھس جاتا ہے اور گھسنے سے تھوڑی دیر بعد بہت زور سے پھٹتا ہے اور عمارت کو پیوند خاک کر دیتا ہے۔

۲۔ سیمی آرمر پیرسنگ بم (Semi Armour Piersing Bomb.) یہ بم بھی قریب قریب انہی مقاصد کیلئے استعمال کیا جاتا ہے لیکن یہ وزن میں ۵۰۰ پونڈ سے ہزار پونڈ تک کا ہوتا ہے اور اسکا خول قدرے پتلا ہوتا ہے۔

۳۔ اینٹی پرسنل بم (Anti Personol Bomb)
یہ بم عوام کو اور کسی حد تک عمارات کو تباہ کرنے کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔ اسکا خول کسی قدر بھاری فولاد کا بنا ہوا ہوتا ہے گشت کرتے ہوئے فوجی دستوں کو بھی اسکے ساتھ گھائل کیا جاتا ہے۔

۴۔ جنرل پرپز بم (General Purpose Bomb) یہ بم کسی خاص نشانہ پر استعمال کرنے کیلئے نہیں بلکہ عام بمباردمنٹ کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کا وزن ۱۰۰ پونڈ سے چار ہزار پونڈ تک ہوتا ہے۔ عام طور پر یہ بم پانچسو پونڈ وزنی ہوتا ہے۔ اسمیں فوراً پھٹنے والا فلیتہ ہوتا ہے یہ بم زمین کی سطح کیسا تھ ٹکراتا ہے تو پھٹ کر اسکے خول کے بیشمار ٹکڑے دُور تک پھیل جاتے اور بہت کافی نقصان دیتے ہیں یہ معمولی عمارتوں کو گرانے اور عام جانی نقصان کرنے کیلئے استعمال کئے جاتے ہیں۔

۵۔ پیراشوٹ لینڈ مائن (Parachute Land Mine)
یہ پانچسو پچاس پونڈ سے ۱۵۰۰ پونڈ تک وزن کا ہوتا ہے جو چھتری کے ذریعہ خاص نشانہ پر گرایا جاتا ہے۔ اس کا خول پتلا ہوتا ہے جسمیں دھماکہ سے پھٹنے والا بارود کافی مقدار میں ہوتا ہے۔ اسکے اندر فوراً پھٹنے والا یا مقناطیسی فلیتہ لگا ہوا ہوتا ہے جب اسمیں مقناطیسی فلیتہ استعمال کیا گیا ہو تو جونہی کوئی لوہے کی چیز اسکے پاس سے گزریگی اُسکا فلیتہ فوراً کام کرتا ہے اور بہت زور سے پھٹتا ہے۔

(نوٹ، آتشیں بموں اور گیس کے بموں کی اقسام اور اُن کے کام دوسری قسط میں دیئے جائیں گے۔ انشاء اللہ)

دھماکہ سے پھٹنے والے بموں کے اثرات ا۔ جب بم گرتا ہے اور فلیتہ اپنا کام کرتا ہے تو بارود کو آگ لگ کر بم بہت زبردست دھماکہ سے پھٹتا ہے۔ بعض دفعہ دھماکہ اس قدر شدید ہوتا ہے کہ کانوں کے پردے پھٹ جاتے ہیں اور عمارتوں میں تباہ کن دراڑیں پڑ جاتی ہیں۔ بعض عمارات محض دھماکے کے اثر سے پھٹ جاتی ہیں۔ بم گرنے سے ۵۰ فٹ کے اندر اندر دھماکہ کا اثر ایسا زبردست ہوتا ہے کہ کوئی عمارت بچ نہیں سکتی۔

ب۔ بم پھٹنے پر اسکے خول کے بیشمار ٹکڑے افق کے متوازی اُڑ کر پھیلتے ہیں اور کافی نقصان پہنچاتے ہیں۔

ج۔ بم کے دھماکہ سے زمین میں ایک زلزلہ سا آجاتا ہے جسکے اثر سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پانی کے بڑے بڑے پائپ پھٹ کر سیلاب آجاتا ہے اور پانی کا دباؤ کمزور ہو جاتا ہے۔

۲۔ سطح زمین پر پھٹنے سے بہت بڑا گڑھا پڑ جاتا ہے جو کریٹر (crater) کہلاتا ہے۔ اس سے سڑک ٹوٹ پھوٹ کر رستہ رُک جاتا ہے۔ عام آمد و رفت اور فوجی نقل و حرکت رُک جاتی ہے۔ اگر زمین کے اندر دھنس جانیکے بعد بم پھٹتے ہیں تو بھی یہی اثر ہوتا ہے۔

۳۔ اگر بم گرے مگر پھٹے نہیں تو بھی یہ بم بہت خطرناک ہوتا ہے کیونکہ معلوم نہیں ہوتا کہ یہ بم کب پھٹ جائے۔ ہو سکتا ہے کہ اسکا اندرونی فلیتہ خراب ہو گیا ہو۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اسمیں دیر سے پھٹنے والا فلیتہ لگا ہوا ہو جو مقررہ وقت کے بعد پھٹے اسلئے ایسے علاقہ کو فوراً خالی کر کے محفوظ کر لینا چاہیئے۔ اگر کسی کارخانہ وغیرہ میں ایسا بم گرے جو گرتے ہی نہ پھٹے تو اس کارخانہ کو فوراً بند کر دینا چاہیئے۔ تا جانی نقصان نہ ہونے پائے۔

۴۔ دھماکہ سے پھٹنے والے بم کے ارد گرد پچاس فٹ کا رقبہ بربادی کا خطہ (Zone of destruction) کہلاتا ہے۔ اگر کسی نشانہ پر پچاس فٹ کے رقبہ کے اندر اندر بم گرے تو اسکو ڈائرکٹ ہٹ (Direct hit) کہتے ہیں۔ یہ معیار قریباً ۵۰۰ پونڈ وزنی بم کے متعلق ہے۔ بڑے حجم کے بم کی صورت میں تباہی کا خطہ بھی زیادہ وسیع ہوتا ہے۔

بموں سے حفاظت کے اصول

سب سے پہلے دشمن کے ارادے کو معلوم کرنا اور اسکی طاقت کا اندازہ لگانا اور اس کے مطابق اپنی سب کارروائیاں مضبوط کرنا۔ قومی، ملّی اور مذہبی جوش دل میں رکھنا اور غیرت کو پاس سے نہ جانے دینا۔ قوم اور ملک کی خاطر مرنے کیلئے تیار رہنا۔ اپنے اوپر اور اپنے افسروں اور اپنی حکومت پر پورا اعتماد اور بھروسہ رکھنا۔ گھبراہٹ کو دل میں نہ لانا سخت مشکل وقت میں اپنی قوم اور ملک کیلئے راہنمائی کرنا لیڈری کا ہمت اور حوصلہ قائم رکھنا۔

دشمن کے ہوائی جہازوں کے مقابلہ میں ہمارے ہوائی جہاز ہونگے دشمن کے ہوائی حملہ سے باخبر رہیں۔ ہوائی حملہ کی خبر حاصل کرنے کیلئے انتظام کریں۔ دشمن کے ہوائی جہازوں پر ہماری توپیں اور مشین گنیں اتنا فائر کرینگی کہ وہ صحیح نشانہ نہیں لگا سکیں گے۔ دشمن کی فوج اور ہتھیاروں کے مقابلہ پر ہماری فوج اور ہتھیار بھی اس سے زیادہ طاقتور ہوں۔ سول لوگوں کے لباس خاکی ہوں۔ ٹرنچ یعنی مورچہ بندی کا انتظام مکمل ہو۔ حملہ کے وقت شور اور حرکت بالکل نہ ہو۔ مورچوں میں بیٹھ کر حرکت نہ کریں۔ ایک ہی راستہ کو ہمیشہ استعمال نہ کریں۔ ہوائی جہازوں کی طرف نہ دیکھیں۔ دن کی نقل و حرکت رات کو مکمل کریں۔ رات کو روشنی وغیرہ بند رکھیں۔ کچے مکانوں کے اندر پناہ نہ لیں۔ بہت گہرے گڑھوں میں نہ چھپیں۔ مشہور اور بڑی عمارتوں کے اندر یا اُن کے قریب نہ چھپیں۔ ہوائی جہازوں کے کام میں جن جگہوں کا ذکر کیا گیا ہے اُن کے پاس بلا سخت ضرورت کے نہ جائیں۔ حکومت کی طرف سے جو احکام صادر ہوں اُن کی پابندی کریں۔ مقامی افسروں کا حکم مانیں۔ شہر یا قصبہ کے افسروں کے انتظام کی پابندی کریں۔ ہوائی حملہ کی خبر گیری کا انتظام رکھیں۔ دن کے وقت کوئی چمکیلی چیز دکھائی نہ دے۔ ہوائی حملہ کے وقت سایہ میں لیٹ جائیں۔ مورچے سڑکوں اور ریلوے لائنوں سے دُور ہوں۔ مورچوں کی جگہ عمارتوں سے تیس چالیس گز دُور ہو۔ ایک مورچہ سے دوسرے مورچہ کا درمیانی فاصلہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۵۰ فٹ سے کم نہ ہو۔ ہوائی حملہ کا الارم ملتے ہی خاموشی سے چھپ جائیں۔ ٹولیوں ٹولیوں میں نہ پھریں۔ اگر ہوائی جہاز اچانک آجائے فوراً لیٹ جائیں۔ بہت گھنے درختوں اور باغوں میں نہ چھپیں بلکہ اکیلے اکیلے درختوں کے نیچے اور لمبے لمبے گھاس اور چھوٹی چھوٹی جھاڑیوں اور گھٹنے تک کی فصل بھی چھپاؤ کا کام دیتی ہے۔ بلا ضرورت کبھی حرکت نہ کریں۔ جنگ سے پہلے یا جنگ کے دوران میں مقامی نظام کی پابندی نہایت ضروری ہے۔ ہوائی حملہ کے دوران میں اگر آپ لوگ مکانوں کے اندر ہیں تو ہوائی حملہ کی خبر آنے پر فوراً مورچوں میں پہنچ جائیں۔ مورچوں کی طرف آتے ہوئے شور نہیں کرنا چاہیئے۔ حرکت تیزی سے اور بہت کم ہو۔ اگر آپ شہری آبادی سے باہر ہیں اور ہوائی حملہ ہونے کو ہے تو آپ جہاں بھی ہوں وہیں لیٹ جائیں اور اپنا چہرہ اور آنکھیں نیچے رکھیں اور بالکل بے حرکت ہو جائیں۔ شہری آبادی کے قریب قریب یا شہری آبادی کے باہر اگر آپ کے نزدیک درختوں کا سایہ، گھاس، فصل، چھوٹے موٹے اور اونچے نیچے بند، گھاس یا جھاڑیوں والی زمین اور ٹوٹی پھوٹی زمین مل جائے تو فوراً اس میں لیٹ جائیں اور حرکت بند کر دیں۔ اگر آپ صاف میدان پر ہیں اور ہوائی حملہ ہونے کو ہو یا حملہ ہو رہا ہو تو آپ جہاں ہیں وہیں لیٹ جائیں اور بے حرکت ہو جائیں۔ اگر آپ شہری آبادی کے اندر ہیں اور حملہ ہونے کو ہو تو یا حملہ ہو رہا ہو تو آپ فوراً مورچوں میں چلے جائیں۔ اگر مورچوں تک جانے کا وقت نہ ہو تو جہاں کہیں آپ ہوں وہیں لیٹ جائیں اور اگر سایہ ملتا ہو تو اسمیں فوراً جا کر لیٹ جائیں۔ لیکن یہ یاد رکھیں کہ مکان کے قریب نہ لیٹیں۔ بہت گہرے گڑھوں میں نہیں چھپنا چاہیئے۔ ہوائی جہازوں کے بموں یا توپ کے شیلوں (Shells) کے جو گڑھے بن جاتے ہیں اُن میں نہیں چھپنا چاہیئے۔ بلکہ اُنکی طرف جانا ہی نہیں چاہیئے۔ اگر سفر کرنا ہو تو کوشش کرنی چاہیئے کہ رات کے اندھیرے میں ہو۔ سفر کے دوران میں اگر آپ موٹر یا کسی اَور سواری پر ہیں اگر وقت ہے تو گاڑی کو درختوں کے سایہ میں کر دیں اور آپ اُن سے نیچے اُتر کر چھپ جائیں۔ ریل گاڑیوں میں سفر کرتے وقت اگر بمبارڈمنٹ ہو جائے تو گاڑی سے نیچے چھلانگ نہیں لگانی چاہیئے اور اگر ریل گاڑی کھڑی ہو اور وقت ہو تو فوراً اُتر کر گاڑی سے دُور جا کر زمین پر لیٹ جانا چاہیئے۔ مشہور گذرگاہوں، ریلوے سٹیشنوں، لکڑی کے ٹالوں، پٹرول کے ذخیروں اور اسی قسم کے مشہور نشانوں کے پاس نہیں جانا چاہیئے۔

مورچہ بندی

ہوائی جہاز کے بموں، توپ کے شیلوں اور ہر قسم کے پھٹنے والے بموں سے بچنے کیلئے سب سے آسان اور کامیاب طریق یہ ہے کہ سلِٹ ٹرینچ (Slit trenches) کھودے جائیں۔ یہ مورچہ تین آدمی کے لئے چھ فٹ لمبا، چار فٹ گہرا اور اُوپر سے اڑھائی فٹ چوڑا اور تہہ میں دو فٹ چوڑا ہونا چاہیئے۔ یہ مورچے سیدھی لائنوں میں نہیں ہونے چاہئیں بلکہ وی "V" ایل "L" این "N" ڈبلیو "W" اور زِگ زیگ (Zig Zag) قسم کے ہونے چاہئیں۔ اگر ایک گھر میں نو ۹ ممبر ہوں تو اُن کے لئے مورچہ میں دو ۲ موڑ ہونے چاہئیں۔ اگر بارہ ۱۲ ممبر ہوں تو تین ۳ موڑ ہونے چاہئیں۔ گویا ہر تین آدمی کے مورچہ کے بعد موڑ آنا چاہیئے۔ ان مورچوں کا فائدہ یہ ہے کہ ہر قسم کے بم جو سطح زمین پر آ کر گرتے ہیں اُن کے ٹکڑے سطح زمین کے ساتھ ساتھ اُوپر کو اُڑتے ہیں جب تک کوئی بم اُس مورچہ کے اندر نہ گرے اتنی دیر تک ان مورچوں میں انسان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوائی جہازوں کے بموں، توپخانوں کے شیلوں اور مارٹر گن کے بموں غرضیکہ ہر قسم کے بموں سے محفوظ رہ سکتا ہے۔

مورچہ میں بیٹھنے کے طریق اور ضروری احتیاطیں

تیزی سے تیز حرکت کر کے مورچہ میں پہنچ جانا چاہیئے۔ مورچہ میں بیٹھتے وقت اسکی دیواروں کیساتھ سہارا نہیں لینا چاہیئے۔ سیدھے پاؤں کے بل بیٹھنا چاہیئے اور سر نیچے رکھنا چاہیئے۔ بم گرتے اور پھٹتے وقت انگلی یا موم لگی ہوئی روئی کانوں میں رکھنی چاہیئے۔ دانتوں میں نرم ریشم کا کپڑا رکھنا چاہیئے۔ جبتک خطرہ ختم ہونیکا الارم سُنائی نہیں دیتا مورچہ میں ہی بیٹھے رہنا چاہیئے۔ مورچوں میں بیٹھ کر دھواں اور روشنی نہیں کرنی چاہیئے۔ حرکت بالکل نہیں کرنی چاہیئے۔ خطرہ ختم ہوتے ہی مورچوں سے اپنی آرامگاہوں میں آجانا چاہیئے۔ مورچوں کو ہمیشہ صاف رکھنا چاہیئے۔ اگر باد و باراں ہو جائے تو فوراً مورچوں سے پانی نکال دینا چاہیئے۔ اگر شہری آبادی کم ہو تو ایک مورچہ سے دوسرے مورچہ تک کا فاصلہ پچاس گز ہونا چاہیئے۔ اور اگر شہری آبادی زیادہ ہو تو ایک سے دوسرے مورچہ کا فاصلہ ۵ فٹ سے کم نہیں ہونا چاہیئے۔

مورچہ بنانے کی زمین

مورچے مکانوں سے تیس چالیس گز دُور بنانے چاہئیں۔ مورچے عام گذرگاہوں پر نہیں ہونے چاہئیں۔ پکی سڑکوں، گوداموں، بنکوں اور جو نشان "ہوائی جہازوں کے خاص کام" کے زیر عنوان دیئے گئے ہوں اُن کے قریب نہیں ہونے چاہئیں۔ مورچے ایسی زمین پر ہونے چاہئیں جس کی سطح باقی زمین کی سطح کے ساتھ ملتی ہو۔ ان مورچوں کی مٹی بہت دُور کسی کھڈ میں پھینک دینی چاہیئے یا اُن سے مورچوں سے سو یا ڈیڑھ سو گز دُور فاصلہ پر ڈمی ٹرنچز بنا دینے چاہئیں۔ اگر آپ مورچہ بندی کا مناسب انتظام کر لیں اور مورچوں میں آنے جانے کا ڈسپلن مدنظر رکھیں، وقت کے حکام اور افسروں کے احکام کی فرمانبرداری کریں، حکومت سے تعاون کریں، اپنے اُوپر بھروسہ رکھیں، اِن باتوں میں آپ ٹریننگ لے چکے ہوں، آپ کی آنکھ دشمن کے ہوائی جہازوں کی تاڑ میں ہو، آپ کے کان اُن کی آواز سُننے کے لئے خبردار رہیں تو دشمن کے تمام ہوائی جہازوں اور بیسیوں من کے بموں سے آپ محفوظ رہ سکتے ہیں۔ اور وہ آپ پر کوئی اثر نہیں کر سکتے۔ امید ہے کہ آپ اس کام کی پُوری پُوری ٹریننگ لینگی!+

درخواست دُعا!

۱۔ مجھے ستمبر ۱۹۵۱ء میں بی۔اے کا امتحان دینا ہے تمام بہنوں اور بھائیوں سے دُعا کی درخواست کرتی ہوں۔

شمیم سعید لاہور

۲۔ تقریباً دو ماہ سے میرے بڑے بھائی نذیر احمد بنگلوری اور ہمشیرگان سلیم النساء بیگم و عزیزہ بیگم بوجہ ایک مزمن مرض کے ہسپتال میں داخل ہیں۔ تمام مصباحی بہنوں اور بھائیوں خصوصاً صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام و درویشان قادیان سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دُعا ہے۔

عنایت اللہ نسیم بنگلوری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درویشانِ قادیان سے

محترم عبدالرشید صاحب تبسم ایم۔ اے۔ ماڈل ٹاؤن لاہور

کہو اُس آزمائش میں وہاں یاروں پہ کیا گزری؟
عنادل جب ہوئے رخصت چمن زاروں پہ کیا گزری؟

نکلنا رُوح کا تن سے تھا کوئے یار کا چھٹنا
نہ سمجھی بے وفا دُنیا وفاداروں پہ کیا گزری!

مجھے ڈر ہے جبینِ حُسن پر بل آگیا ہوگا!
سُنا ہوگا جب اُسکے نازبرداروں پہ کیا گزری!

نقابِ خاک سے دیکھا تو ہوگا جھانک کر اُس نے؟
اُسے کچھ خشمگیں پا کر خطا کاروں پہ کیا گزری؟

وہ زُلفیں کٹ گئی جن کے سہارے زندگی میری
بحالِ برہمی اُن میری غمخواروں پہ کیا گزری؟

زمیں سے آسماں تک اُن سے اک سیلاب تھا جاری
ہمارے بعد نورِ حُسن کے دھاروں پہ کیا گزری؟

ہم اپنا آسماں اُس سرزمیں پر چھوڑ آئے تھے
ہمارے آسماں کے چاند اور تاروں پہ کیا گزری؟

جہاں مینا تھی میخانہ کے اُس گوشہ پہ کیا بیتی؟
ہٹے کیا ساغر و پیمانہ؟ دیواروں پہ کیا گزری؟

حواس و ہوش کھو کر سسکیاں بھرتے ہیں صحرا میں
نہ پوچھو ہجرِ میخانہ میں میخواروں پہ کیا گزری؟

وہاں گل ہی نہیں کانٹے بھی شانِ خاص رکھتے تھے
نہ کھٹکے جو مری آنکھوں میں اُن خاروں پہ کیا گزری؟

اُدھر حیراں خلیل اللہ کہ زندہ رہ گیا کیونکر!
اُدھر نمرود کو حیرت کہ انگاروں پہ کیا گزری؟

اُلجھ کر اُن سے ہم اپنا سفینہ چھین لائے تھے
نہیں معلوم اسکے بعد منجدھاروں پہ کیا گزری؟

بتا دیجے اُنہوں نے موت کو دیدی شکست آخر
اگر پوچھے مسیحا اُسکے بیماروں پہ کیا گزری؟

دستر خوان سے پہلے اور دستر خوان کے بعد

محترمہ سیدہ طیبت صاحبہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بعض باتیں جن کو لوگ معمولی سمجھتے ہیں اور بظاہر اُن کو خاص اہمیت نہیں دی جاتی مگر نیکی کے لحاظ سے وہ اپنے اندر بہت بڑا درجہ رکھتی ہیں۔ مثال کے طور پر کھانا کھانے کو لوگ نیکی کے لحاظ سے بہت کم جانتے ہیں۔ لوگوں کو صرف اتنا پتہ ہو کہ انواع و اقسام کے مرغن کھانے ہوں اور لذیذ خوشبودار کھانوں سے دستر خوان بھرا ہوا ہو تو اسی میں ان کے لئے حقیقی خوشی اور عزت ہے۔ مگر ان تکلفات اور ان کے لوازمات کیلئے پیسہ کی ضرورت ہے۔ امیر لوگ تو ایسی خوشی حاصل کر لیتے ہیں مگر غریب لوگ اس قسم کی خوشی حاصل نہیں کر سکتے۔ دراصل سچی خوشی ان کو اسی لئے محسوس نہیں ہوتی کہ عام لوگ ایسی چیزوں کا تعلق روحانیت سے نہیں رکھتے۔ اور پھر ہزار ہا قسم کی ذہنی الجھنوں اور پریشانیوں میں مبتلا رہتے ہیں۔ اگر سب لوگ صحیح معنوں میں اسلام کے سادہ اور پیارے اصولوں کو اپنا لیں تو ان کو تمام ذہنی الجھنوں اور کوفتوں سے نجات مل سکتی ہے اور ہم احمدی لوگ جو ہر لحاظ سے مذہب اسلام کو دُنیا کی تمام مصیبتوں، اُلجھنوں اور ذہنی کوفتوں کا حل سمجھتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ جب تک انسان خدا اور خدا کے رسول حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے احکام اور اُسوہ حسنہ پر عمل نہ کرے گا فلاح دارین حاصل نہیں کر سکتا۔ تو اس لئے ہم سب کو چاہیئے کہ ہم بھی چھوٹی چھوٹی باتوں میں تکلف سے نیکی کیا کریں۔ اور ہر بات کو صرف کہنے سُننے تک محدود نہ رکھیں بلکہ ان سب پر عمل کرنے کی بھی کوشش کریں۔

اس بات کو اچھی طرح جاننا چاہیئے کہ عبادت کرنے کیلئے جو تدابیر اختیار کی جاتی ہیں وہ بھی عبادت ہی میں داخل ہوتی ہیں خدا تعالیٰ فرماتا ہے كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا۔ یعنی "کھاؤ تم پاکیزہ چیزوں میں سے اور کام کرو تم اچھا" اسلئے اگر کوئی انسان کھانا اس لئے کھاتا ہے کہ اِس سے اُس کی قوت اور طاقت بحال ہو اور وہ نیک علم سیکھ کر اُسے لوگوں کو بتا سکے اور خود اُس پر عمل کر سکے تو یہ کھانا بھی اُس کا عبادت میں داخل ہوگا اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مسلمان کو ہر چیز پر ثواب حاصل ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ اُس لقمہ پر بھی جو وہ اپنے مُنہ میں رکھے یا جو اپنے اہل و عیال کے مُنہ میں دے۔ اور یہ اسلئے فرمایا کہ مسلمان کو ان سب کاموں سے راہِ آخرت ہی مقصود ہوتی ہے۔ اور کھانا کھانا راہِ دین سے ہے اس کی علامت یہ ہے کہ انسان حرص سے نہ کھائے۔ حلال کی کمائی سے بقدرِ حاجت کھائے اور کھاتے وقت کھانے کے آداب کو ملحوظ رکھے۔ کھانا کھانے کے بھی بہت سے آداب ہیں جن میں سے بہت سے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق ہیں۔ کھانا کھانے کے تمام اوقات کو تین حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ پہلا۔ کھانا کھانے سے پہلے کا وقت۔ دوسرا۔ کھانا کھانے کا وقت اور تیسرا کھانا کھانے کے بعد کا وقت۔ اِن تمام اوقات کے علیحدہ علیحدہ آداب احادیث

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں موجود ہیں جو میں آپ کی خدمت میں پیش کرتی ہوں ۔

کھانا کھانے سے پہلے کے آداب

(۱) پہلے ہاتھ مُنہ دھوتے اس لئے کہ کھانا کھانا ہی جب زادِ آخرت کی نیّت سے ہو تو عین عبادت ہے ۔ پہلے ہاتھ مُنہ دھونا ایک طرح سے وضو کی مانند ہے اور ہاتھ مُنہ پاک بھی ہو جاتے ہیں ۔ حدیث شریف میں ہے کہ جو کوئی کھانے سے پہلے ہاتھ دھوئے گا وہ افلاس اور تنگ دستی سے محفوظ رہے گا

(۲) کھانا عام طور پر دسترخوان پر رکھے صرف خوان پر نہیں رکھے ۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تھے اس واسطے کہ سفرہ سفر کو یاد دلاتا ہے اور سفرِ دنیا سفرِ آخرت کو یاد دلاتا ہے ۔ اور دسترخوان پر کھانا فروتنی سے ملا ہوا ہے ۔ اگر صرف خوان پر کھایا جائے تو بھی ہے تو ٹھیک ۔ کیونکہ یہ ایک امر ہے اور اس کی نہی نہیں آئی ۔ لیکن دسترخوان پر کھانا اگلے بزرگوں کی عادت تھی اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم دسترخوان ہی پر کھانا نوش فرمایا کرتے تھے ۔

(۳) داہنا زانو اٹھا کر بائیں طرف کو دبا کر بیٹھے اور تکیہ لگا کر نہ کھائے ۔ کیونکہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ میں بندہ ہوں اور بندوں کی طرح ہی بیٹھتا اور کھاتا ہوں ۔

(۴) کھانے سے پہلے نیت کرنی چاہیئے کہ صرف قوتِ عبادت کی خاطر کھانا کھایا جائے خواہش کے واسطے نہیں ۔ ابراہیم بن شیبان نے کہا کہ ۸۰ برس ہوئے کوئی چیز میں نے خواہش کے واسطے نہیں کھائی ۔ نیت اچھی وہی ہے جو تھوڑے سے کھانے کی کی جائے زیادہ کھانا چونکہ آدمی کو عبادت سے باز رکھتا ہے اس لئے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ چھوٹے چھوٹے چند لقمے جو انسان کی پیٹھ سیدھی رکھیں کافی ہیں ۔ اگر اس پر قناعت نہ ہو تو ایک تہائی پیٹ کھانے کے واسطے ایک تہائی پانی کے لئے اور ایک تہائی سانس کے لئے رکھے ۔ یعنی دو حصہ پیٹ کھانے پانی سے بھرے اور ایک حصہ سانس لینے کو خالی رکھے ۔

(۵) جب تک خوب بھوک نہ لگے کھانا نہ کھائے ۔ کیونکہ کھانا کھانے سے پہلے جو چیزیں سُنّت ہیں اُن میں سے بھوک بہترین سُنّت ہے ۔ بھوک سے پہلے کھانا کھانا مکروہ بھی ہے اور مذموم بھی جو کوئی کھانے میں ہاتھ ڈالتے وقت اور کھانے سے ہاتھ کھینچتے وقت بھوکا رہتا ہو وہ ہرگز کسی طبیب یا ڈاکٹر کا محتاج نہ ہو گا ۔

(۶) جو کچھ ملے اُس پر قناعت کرے اور ہر وقت اچھا کھانا نہ ڈھونڈے کیونکہ مسلمان کو قوتِ عبادت کی حفاظت مقصود ہے نہ کہ عیش و عشرت کی ۔ اور روٹی کی تعظیم سُنّت ہے کیونکہ آدمی کی بقا اسی میں ہے ۔ روٹی کی بڑی تعظیم یہ ہے کہ اُسے سالن وغیرہ کے انتظار میں نہ رکھے بلکہ نماز کے انتظار میں بھی نہ رکھیں ۔ جب روٹی حاضر ہو جائے تو پہلے اُسے کھالیں پھر نماز پڑھیں ۔

(۷) جب کسی کے ساتھ کھانا کھانا ہو اس کا انتظار کرنا چاہیئے ۔ کیونکہ تنہا کھانا اچھا نہیں اور اکیلے کھانا نہ کھائے بلکہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ کھانے میں جتنے ہاتھ زیادہ ہوتے ہیں اتنی ہی برکت زیادہ ہوتی ہے ۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ہرگز اکیلے تناول نہ فرماتے تھے ۔

(باقی ۔ باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شمالی بورنیو

محترمہ امۃ العزیز صاحبہ شمالی بورنیو

بورنیو بحر الکاہل میں مجمع الجزائر شرق الہند کے جزائر میں سے ایک جزیرہ ہے جو سنگاپور سے مشرق کی جانب آسٹریلیا کے شمال اور جاپان اور فلپائن کے عین جنوب میں واقع ہے۔

دوسری جنگ عظیم کے بعد سے تو اب بورنیو کا نام کچھ کچھ مشہور بھی ہونے لگا ہے ورنہ اس سے قبل جبکہ یہاں انگریزوں کی ایک کمپنی کی حکومت تھی۔ اسے کوئی شہرت حاصل نہ تھی۔ اب یہاں انگریزوں کی باقاعدہ حکومت ہے اور یہ براہ راست شاہِ انگلستان کے ماتحت ہے۔ ویسے بھی اب ایشیا بھر میں انگریزوں کے پاس لے دے کے ملایا اور یہ شمالی بورنیو ہی رہ گئے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ اگر انہیں ملایا سے بھی کسی روز نکلنا پڑے (اور یہ کوئی مستبعد نہیں) تو پھر یہاں شمالی بورنیو میں وہ مستقل طور پر رہ سکیں گے۔ اِسے اپنی کالونی بنا کر سکھ چین سے زندگی بسر کرینگے۔ اور یہاں سے انہیں نکالنے والا کوئی نہیں ہوگا۔

کسی زمانے میں مسلمان یہاں کے حکمران ہوا کرتے تھے۔ پھر انگریزوں کی ایک کمپنی نے تجارتی اغراض کا اظہار کر کے اسکے کچھ حصے خرید لئے۔ رفتہ رفتہ بہت سی جگہوں پر انہوں نے اپنا قبضہ کر لیا۔ اب بھی کسی علاقے میں مسلمان سلطان ہیں مگر انکی حیثیت ایک نام نہاد سلطان سے زیادہ نہیں۔ ان کے مقبوضہ علاقوں پر بھی انگریز پورے طور پر قابض ہے۔ دوسری جنگ کے دوران میں جاپانیوں نے شمالی بورنیو پر حملہ کیا اور بغیر کسی زیادہ جدوجہد کے وہ اس پر قابض ہو گئے۔ تین برس تک ان کا راج یہاں قائم رہا۔ یہاں جتنے انگریز تھے تقریباً اُن سب نے ہی تین برس تک جاپانیوں کی قید کاٹی۔ اِس سخت قید کی تاب نہ لا کر کئی انگریز مر گئے اور جو باقی بچے وہ ہڈیوں کا ایک پنجر رہ گئے تھے۔ خیر جب ملایا اور سنگاپور میں انگریزوں کو طاقت ملی تو انہوں نے شمالی بورنیو پر بھی دوبارہ قبضہ کر لیا اور بہت سے جاپانی افسروں کو مار ڈالا اور بہتوں کو قید کر لیا۔ اور اب پہلے سے زیادہ طاقت کیساتھ انگریز یہاں حکمران ہیں۔

شمالی بورنیو سارے بورنیو کا صرف شمال مشرقی تکون سا حصہ ہے۔ باقی تمام جزیرہ پر پہلے ڈچ حکمران تھے اور جب سے انڈونیشیا نے آزادی حاصل کر لی ہے وہاں مسلمانوں کی حکومت ہے۔ سارے بورنیو کا نقشہ کچھ اس طرح کا ہے

شمالی بورنیو کا رقبہ تقریباً ۲۶ ہزار مربع میل اور آبادی قریباً ۴ لاکھ ہے۔ اس میں سے صرف چار پانچ ہزار مربع میل علاقہ آبادی اور کاشت کے نیچے ہے باقی ویران اور تقریباً جنگلات سے بھرا پڑا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سارے جزیرہ بورنیو کا رقبہ اندازاً تین لاکھ مربع میل ہے۔ اسلامی بورنیو میں بھی آبادی شاید اتنی ہی قلیل ہے جتنی انگریزی علاقہ میں۔

ملک میں سڑکوں کی کمی کی وجہ سے ذرائع آمد و رفت بالکل محدود ہیں۔ اسلامی بورنیو اور شمالی بورنیو کے درمیان آنے جانے کے لئے کوئی راستہ نہیں ہے صرف تین بندرگاہیں ہیں وہ بھی بہت چھوٹی چھوٹی جن پر چھوٹے چھوٹے جہاز ہی ٹھہر سکتے ہیں۔ مشرقی ساحل پر جیسلٹن (JESSELTON) شمالی ساحل پر کوڈٹ (Kudat) اور مغربی ساحل پر سنڈاکن (Sandakan)

آمد و رفت کی یہ حالت ہے کہ اِن تینوں قصبات میں خشکی کے راستے جانے کے لئے کوئی رستہ اور سڑک وغیرہ نہیں۔ اس وجہ سے یوں معلوم ہوتا ہے کہ یہ جگہیں بہت دور کسی اور ملک میں واقع ہیں۔ اگر وہاں جانا منظور ہو تو جہازوں یا بڑی کشتیوں میں بیٹھ کر جانا پڑتا ہے۔ البتہ حال ہی میں سنڈاکن اور جیسلٹن کے درمیان ایک ہوائی سروس جاری ہوئی ہے۔ جس سے کافی سہولت ہو گئی ہے۔ جیسلٹن شمالی بورنیو کا دارالحکومت ہے۔ جنگ سے قبل سنڈاکن اس عزت سے سرفراز تھا۔ جیسلٹن ایک چھوٹا سا قصبہ ہے جو سمندر کے بالکل کنارے پر ہے بلکہ شہر کی اکثر آبادی سمندر کے پانی میں ہی آباد ہے۔ ساحل کے قریب قریب جہاں پانی زیادہ گہرا نہیں لوگ بہت سرعت سے مکان بناتے ہیں اور پانی میں ایک شہر آباد ہے۔ جس وقت سمندر کا پانی high tide پر ہوتا ہے تو پانچ چھ فٹ پانی چڑھ آتا ہے مگر مکان سطح زمین سے اتنے اونچے بنائے جاتے ہیں کہ پانی اندر داخل ہونے نہیں پاتا۔ خشکی پر اور پانی میں بھی تقریباً سب مکان لکڑی کے ہی بنائے جاتے ہیں جن پر چھتیں ایک قسم کے درخت کے پتوں کی بنائی جاتی ہیں جنہیں یہاں کی زبان میں "attap" کہتے ہیں۔ جنگ سے قبل بہت سے مکان پتھر اور سیمنٹ کے تھے وہ جاپان کی بمباری کی وجہ سے سب تباہ ہو گئے۔ لکڑی کے مکان تھوڑی محنت میں بن جاتے ہیں اسلئے لوگ انہیں ہی پسند کرتے ہیں۔ اکثر ٹین کی چھتیں بھی بناتے ہیں مگر یہاں کی تیز ہواؤں کی وجہ سے اُن کے اُڑ جانے کا ڈر رہتا ہے۔

پانی کے مکان خشکی کے مکانوں کی نسبت کئی لحاظ سے زیادہ آرام دہ رہتے ہیں۔ مثلاً خشکی کے مکانوں میں مچھر بہت تنگ کرتے ہیں۔ رات کو تو خیر بہت مچھر ہوتے ہی ہیں اور مسہری کے بغیر سونا ناممکن ہوتا ہے لیکن اکثر جگہوں میں دن کے وقت بھی مچھر اتنے زیادہ ہوتے ہیں کہ ہر وقت مچھروں کا تیل ہاتھ پاؤں پر ملنا پڑتا ہے۔

پانی کے مکانوں کی سب سے زیادہ خصوصیت ان کی صفائی اور سمندر کے دلفریب مناظر ہیں۔ ان مکانوں میں مٹی نام کو نہیں ہوتی پچھلی طرف خشکی ہے جہاں چھوٹی چھوٹی ہری بھری پہاڑیاں ہیں اور سامنے کی طرف دور دور تک پھیلا ہوا نیلا نیلا پانی۔ خشکی سے پچاس ساٹھ گز دور تک کا پانی سب علاقہ مکانوں سے بھرا پڑا ہے سب مکان لمبے لمبے لکڑی کے پلوں کے ذریعے خشکی سے ملے ہوتے ہیں۔ ان مکانوں میں رہنے کا لطف اُس وقت ہوتا ہے جب سمندر کا پانی خوب چڑھا ہوا ہو۔ اُس وقت یہ مکان اندر سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بالکل چھوٹے چھوٹے جہاز معلوم ہوتے ہیں۔ لوگ کشتیوں میں ایندھن اور مچھلیاں بیچتے ہیں۔ سبزی اور گوشت کی مارکیٹ بھی سمندر ہی میں ہی ہے۔

خطِ استوا پر واقع ہونے کی وجہ سے شمالی بورنیو کی آب و ہوا گرم اور جزیرہ ہونے کی وجہ سے مرطوب ہے۔ بارش سارا سال ہوتی رہتی ہے۔ چند روز تک بارش نہ ہو تو گرمی ذرا زیادہ ہو جاتی ہے ورنہ عام طور پر موسم خوشگوار رہتا ہے۔ البتہ جن دنوں مون سون ہوائیں چلتی ہیں اُن دنوں سمندر میں طوفانی لہریں بڑے زور سے اُٹھتی ہیں اور تقریباً روزانہ ہی ہوا اور بارش کا زبردست طوفان آتا ہے جس سے مکانوں کی چھتیں تک اُڑ جانے کا ڈر رہتا ہے۔

یہاں کی شام اکثر بہت دلفریب منظر پیش کرتی ہے بادلوں کے جتنے خوبصورت رنگ یہاں شام کے وقت دکھائی دیتے ہیں اور جگہوں پر کم ہی ہوتے ہوں گے۔

ساحل سمندر سے قریباً ۱۰۰ میل دُور ایک پہاڑ ہے جس کا نام کِنابالو ہے۔ جس کی اونچائی تین ہزار فٹ ہے۔ اس کی چوٹیاں دُور دُور سے دکھائی دیتی ہیں۔ جو ہر وقت بادلوں سے ڈھکی رہتی ہیں۔ اس کے خوبصورت مناظر اکثر نئے آنیوالوں کی توجہ کو کھینچتے ہیں۔ یورپین سیاح اس کی چوٹیوں پر چڑھنے کے شوق میں آتے ہیں اور اس کے مختلف زاویوں سے لئے ہوئے فوٹو عوام کی دلچسپی کا باعث بنتے ہیں۔

یہاں کے بعض لوگوں کا خیال ہے کہ مرنے کے بعد انسانی رُوح کِنابالو (Kina Balu) کی چوٹیوں پر چلی جاتی ہے۔

یہاں ریل بھی ہے مگر اس کی لائن سَو میل سے زیادہ نہیں ہوگی۔ بہت پُرانی اور خستہ حال سی ہے جو دن کو چلتی ہے، رات کو کوئی ریل نہیں چلتی + (باقی پھر)

خریداران مصباح متوجہ ہوں

جن خریداران کے نام اِس شمارہ میں شائع کئے جا رہے ہیں ان کا چندہ ماہ مارچ میں ختم ہو چکا ہے۔ ان سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ اگلے شمارہ کی اشاعت تک اپنا چندہ روانہ کر دیں گے۔ ورنہ ماہ اکتوبر میں اُنہیں وی۔ پی کئے جائینگے

بہت سے خریدار وی۔ پی واپس کر دیتے ہیں۔ یہ بہت ہی قابلِ افسوس امر ہے۔ اِس سے ادارہ کو دوہرا نقصان برداشت کرنا پڑتا ہے۔ آپ کا اخلاقی فرض ہے کہ آپ اپنے بقائے صاف کریں اور آئندہ کے لئے چندہ ادا کر دیں اور وی۔ پی واپس نہ کریں۔

بعض خریدار چندہ براہِ راست امانت مصباح میں روانہ کر دیتے ہیں اور ہمیں روانگی کی اطلاع نہیں دیتے۔ آئندہ ایسے خریدار چندہ براہِ راست روانہ کرتے وقت ہمیں بھی اطلاع کر دیا کریں یا مینیجر رسالہ مصباح ربوہ کے پتہ پر بھجوا دیا کریں۔۔۔۔!

(ادارہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رُباعیاتِ حسنؔ

پیش کردہ شیخ عبدالماجد صاحب ربوہ

(۱)

قادیان کی تعریف میں

قادیاں! مانا کہ تیری آب و ہوا اچھی ہے
رات دن اچھے ترے صبح و مسا اچھی ہے
لیکن اِک چیز جو نایاب ہے اس دُنیا میں
وہ ترے ابنِ مسیحا کی دُعا اچھی ہے

(۲)

مزاحیہ

بوسکی کی شرٹ ہو شلوار ہو کٹ پیس کی
اور دوپٹے کی ململ کم سے کم چھبیس کی
ہاں ہلالِ عید سے جا کر کوئی کہہ دے حسنؔ
کیا بگڑتا ہے ترا اگر عید ہو اُنتیس ۲۹ کی

(۳)

زمانہ کی روش کو دیکھکر

بہت خوش بخت ہیں وہ، جو فنا فی العلم رہتے ہیں!
جوانی کی بھی مستی میں، فنا فی الحلم رہتے ہیں!
مگر ہاں بیشتر یہ نازنیں، کالج نشیں لونڈے
فنا فی الحِلم دن کو، شب فنا فی الفلم رہتے ہیں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دلچسپ طبی نوٹ

انسانی جلد کے عجائبات!

محترمہ حسن آرا بٹ گوجرانوالہ

انسانی جسم کی ماہیت

انسانی جسم کی جلد دو تہوں پر مشتمل ہے۔ بیرونی تہہ کو کیوٹیکل (Cuticcal) جھلی کہنا چاہیئے۔ اِس کے نیچے وہ پردہ ہوتا ہے جو اصلی جلد ہے۔ ہمارا روزمرہ کا تجربہ شاہد ہے (اور بعض اوقات تکلیف دہ تجربہ) کہ ہماری جِلد عضلات (Nerves) اور خون کی شریانوں سے بھرپور ہے۔ یہی وہ اشیاء ہیں جن کے وسیلے سے ہمیں درد یا فرحت افزا مَس کا احساس ہوتا ہے۔

جلد کا تعلق حُسن اور صحت کے ساتھ

جسم انسانی کے اعضاء میں جتنے اہم ترین اعضاء ہیں، اُن میں سے جِلد کو بھی ایک تصور کرنا چاہیئے اور وہ پیچیدہ فرائض جو جِلد ادا کرتی ہے صحت اور بقائے حیات کے حق میں لازم و ملزوم کا حکم رکھتے ہیں حُسن اور خوبصورتی اسی کے دَم سے ہے۔ معدہ، جگر اور دماغ سے بھی اہم تر جِلد ہے۔ یہ تینوں اعضائے رئیسہ ہمارے زندہ رہنے کے لئے اِس قدر ضروری نہیں جس قدر جلد ہے۔ بعض لوگ ایک ہفتہ بلکہ اس سے زیادہ عرصہ تک خوراک کے بغیر زندہ رہ سکتے ہیں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ واقعۂ مرگ سے کئی روز پیشتر جگر اپنا کام کرنا چھوڑ دے۔ مگر واضح رہے کہ جِلد اپنا فرض چند گھنٹوں کے لئے بھی چھوڑ بیٹھے تو موت واقع ہو جاتی ہے۔

جلد کی صفائی سے غفلت کرنا بہت بُرے نتائج پیدا کرتا ہے۔ اگر غسل یا ورزش کے ذریعے ہم جِلد کو صاف نہ رکھیں تو مہلک امراض پیدا ہونے کا اندیشہ ہے

رنگ و رُوپ کی صفائی

رنگ و رُوپ کی صفائی ایک ایسی چیز ہے جس کے سبھی متمنی ہیں۔ یہی شے ہے جو حُسن کی اوّلین شرط قرار دی جاتی ہے۔ اور ہے بھی عین بجا۔ دیکھئے! انسان کے چہرے کے نقش و نگار کیسے ہی موزوں اور خوبصورت کیوں نہ ہوں اگر رنگ و رُوپ گدلا ہے تو ہم ایسے چہرے کو خوشنما نہیں کہہ سکتے۔ جھریاں، چھائیاں، داغ دھبّے مسّے یہ سب جلد کی خرابی کے ظاہری نشان ہیں اور رنگ و رُوپ کو ناقص بنا دیتے ہیں۔ اِس کے خلاف دیکھئے نقش و نگار کی موزونیت نہ ہونے کے باوجود اگر رنگ و رُوپ شگفتہ ہے تو چہرہ کس قدر جاذب توجہ ہو جاتا ہے۔

وہ عورتیں جنہیں خوبصورتی حاصل کرنے کی تمنا ہے جِلد کی جانب سے غافل نہ ہوں اور اس کی صفائی کے لئے تکلیف اُٹھانے سے بھی کوتاہی نہ کریں۔

جذبات کا اثر

جذبات کا اثر جلد پر بھی ہوتا ہے۔ جس طرح سردی و گرمی جلد پر اثر کرتی ہے اُسی طرح مختلف جذبات مختلف رنگ میں جلد پر اثر ڈالتے ہیں۔ مثلاً (۱) مایوس کرنے والے جذبات یعنی رنج اور خوف وغیرہ سانس کی تیزی میں کمی کرتے ہیں اس لئے رگوں کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خون کا اُبھرنا، پھیلنا اور حرکت کرنا یعنی دورانِ خون سُست رفتار ہو جاتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ (۱) جلد کا رنگ زرد ہو جاتا ہے۔ (۲) پسینہ آنے میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے۔ (۳) غدودات کے فعل میں نقص آ جاتا ہے۔

(۲) غصہ وغضب اور دوسرے طیش دلانیوالے جذبات سانس کو تیز کرتے ہیں اس لئے دورانِ خون میں بھی اعتدال سے بڑھ کر تیزی آ جاتی ہے۔ جلد کی سطح کا درجۂ حرارت بڑھ جاتا ہے چنانچہ چہرہ بھی سُرخ ہو جاتا ہے اور ہر طرح تندی کے آثار پیدا ہوتے ہیں۔ جذبات کے سبب بعض اوقات امراض بھی لاحق ہوتے ہیں۔ مثلاً غم وغصہ، رنج وفکر اگر بہت بڑھ جائیں اور دیر تک انسان پر مؤثر رہیں تو جلد کی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ ایگزیما (Eczema) خارش خشک یا تر۔

سردی گرمی اور درجۂ حرارت میں تبدیلی

سردی گرمی اور درجۂ حرارت میں تبدیلی بھی جلد پر بُرا اثر ڈالتی ہے۔ اس کے متعلق حسبِ ذیل ہدایات قابلِ ذکر اور لائقِ عمل ہیں۔ (۱) وہ زن ومرد جو صاف اور شگفتہ رنگ وروپ حاصل کرنا چاہتے ہیں سُورج کی شعاعوں سے بچیں یعنی انکو براہِ راست چہرہ پر نہ پڑنے دیں۔ سُورج کی گرمی چہرہ کو جُھلس دیتی ہے، اسے کھُردرا اور خشک بناتی ہے اور بعض اوقات داغ دھبے پیدا کرتی ہے۔

(۲) سخت سردی کے سبب چہرے کی جلد سُکڑتی ہے اور چہرے کی طرف دورانِ خون میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔

(۳) نمناک ہوا سے چہرے کے رنگ وروپ پر بُرا اثر ہوتا ہے۔ پھر اگر ہوا میں نمی بھی ہے اور سردی بھی تو بُرا اثر اور بھی بڑھ جاتا ہے۔

(۴) بہرحال ہم آب وہوا اور موسم کو تبدیل نہیں کر سکتے۔ اور نہ اپنے کاروبار کو بدل سکتے ہیں اس لئے مذکورہ بالا امور کے متعلق بہترین طریق کار یہ ہے کہ جس قدر ورزش برداشت کر سکیں روزانہ کریں۔ بالخصوص کھُلی ہوا میں سیر اور پانی کے استعمال میں غفلت نہ کریں۔

(۵) قدرتی گرمی سردی کے علاوہ مصنوعی [illegible] خصوصیت سے جلد پر اثر ڈالتی ہے۔ واضح ہو کہ سرد [illegible] گرم مقام میں جانا اتنا نقصان رساں نہیں جس قدر گرم مقام سے سرد مقام میں یکلخت چلے جانا۔ مثلاً سردیوں کے موسم میں رات کے وقت گھر سے باہر پھرتے پھرتے کسی گرم کمرے میں جانا چنداں منافقہ نہیں رکھتا مگر گرم کمرے میں سے نکل کر باہر ٹھنڈی ہوا میں جا نکلنا ایک ایسا امر ہے کہ اس کے متعلق احتیاط لازم ہے جو لوگ سرد اور گرم اور اسی طرح نمناک اور خشک مقامات پر یکلخت چلے جاتے ہیں ان کی جلد کو نقصان پہنچتا ہے اور اسلئے چہرے کے رنگ وروپ پر بُرا اثر ہوتا ہے۔

ناقص رنگ وروپ کے اسباب

(۱) غیر موزوں غذا کھانا۔ (۲) راتوں کو دیر تک بیدار رہنا۔ (۳) ناصاف اور تنگ ہوا میں بہت سا وقت صرف کرنا۔ (۴) روزانہ غسل سے غفلت اور پانی اور صابون کے استعمال میں کوتاہی یا کمی۔ (۵) ورزش اور سیر سے گریز۔ یہ سب ایسے امور ہیں کہ جلد کی صحت اور چہرے کی شگفتگی میں فرق ڈالتے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں۔

پُرخوری اور جگر کی خرابی

ضرورت سے زیادہ کھانا اور پانی وغیرہ پینا نہ صرف عام صحت کیلئے مضر ہے بلکہ جگر پر اس کا خاص بُرا اثر ہوتا ہے۔ اور چہرہ کا رنگ و روپ بگڑ جاتا ہے۔ پُرخوری کے علاوہ چٹوروں اور ذائقہ کی خاطر پُرتکلف غذائیں اگر مناسب مقدار سے زیادہ کھائی جائیں تو وہ بھی مضر ثابت ہوں گی۔

کمیٔ خون

جسم میں اگر خون کم ہے یا خون میں فولاد، فاسفورس اور دیگر معدنی مادے جن کے متعلق قدرت نے خاص تناسب مقرر کر رکھا ہے کم ہیں تو بھی وہ چہرے کے حُسن میں نقص پیدا کر دیتے ہیں اسلئے حُسن کے شیدائیوں کو اس کمیٔ خون سے بچنا لازم ہے۔ دودھ، دہی، مکھن، سیب، ناشپاتی، گوشت، چنے، مٹر کا شوربہ، موٹے آٹے کی روٹی، پنیر، ورزش خون کو بہتات سے پیدا کرتے ہیں۔

رنگ و رُوپ کیلئے مضر غذائیں

(۱) چائے، کافی اور شراب خاص طور پر مضر ہیں۔ (۲) وہ غذائیں جن میں نشاستہ کا عنصر غالب ہو تھوڑی مقدار میں کھانی چاہئیں۔ اگر گیہوں کا چھلکا اُتار دیں تو باقی نشاستہ ہی نشاستہ رہ جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ طبیب حکم دیتے ہیں کہ گیہوں کو چھلکے سمیت پیسیں اور آٹے میں سے بھوسی نہ نکالیں۔ (۳) گھی، مکھن، روغن، چربی میں پکی ہوئی مرغن غذائیں بھی کم کھائیں کیونکہ ان کا زیادہ استعمال جگر پر بوجھ ڈالتا ہے اور خوراک صحیح طور پر جزو بدن نہیں ہوسکتی۔ (۴) یہی کیفیت شکر، چینی، مٹھائیوں اور پیسٹری وغیرہ کی ہے اِن کا کم سے کم استعمال ہو۔ (۵) اچار، چٹنی، ترش غذاؤں اور گرم مسالوں سے قطعی پرہیز لازم ہے۔

رنگ و رُوپ کیلئے مفید غذائیں

دودھ، دہی، نیم برشت انڈا، چھان سمیت آٹے کی روٹی، سبزیوں میں پالک اور ٹماٹر خاص طور پر مفید ہیں۔ پالک میں قدرت نے فولاد پیدا کیا ہے۔ ٹماٹر میں اتنی خوبیاں ہیں کہ اس کیلئے ایک الگ مضمون درکار ہے۔ پھل یُوں تو سب ہی مفید ہیں مگر لیموں اور سنگترہ رنگ و روپ کے حق میں اکسیر کا حکم رکھتے ہیں۔ اگر آپ رنگ کو نکھارنا اور چہرے کو داغ دھبوں سے پاک کرنا چاہتے ہیں تو چائے کافی کے نزدیک نہ جائیں، دودھ اور چھاچھ پر قناعت کریں۔

رنگ و رُوپ کیلئے مصنوعی امداد

پوڈر کے زیادہ استعمال سے مسامات کے فعل میں مہلک نقص پیدا ہو جاتا ہے۔ البتہ مندرجہ ذیل مصنوعی امداد کارآمد ہے (۱) لیموں کا عرق (لیما جوس) اور گلیسرین ہموزن لیکر صبح اُٹھ کر نہانے دھونے کے بعد تھوڑا سا مرکب چہرے پر دو چار منٹ ملتے رہیں اور جذب ہونے دیں پھر تولیے سے پونچھ ڈالیں۔ عرق لیموں چہرے میں سفیدی و صفائی پیدا کریگا اور گلیسرین سے نرمی پیدا ہوگی۔ (۲) دوسرا نسخہ یہ ہے جسے کولڈ کریم کہتے ہیں۔ ماہر طبیبوں کے نزدیک یہ بہترین کریم ہے اور چہرے کے رنگ و روپ کیلئے بہت مفید ثابت ہوتی ہے۔ یہ کریم کیا ہے؟ محض "زیتون کا تیل" مگر خالص اور عمدہ قسم کا۔ رات کے وقت سونے سے پہلے چہرہ کو صابن سے دھو کر اور خشک کرکے اس پر چند منٹ تیل کی مالش کریں اور ہاتھ کو ٹھوڑی سے کانوں کی طرف لیجائیں اس سے چہرے کی جلد کو غذا ملیگی اور چہرہ یکساں طور پر پرورش پائیگا۔ جو تیل جذب نہ ہو اُسے پونچھ ڈالیں +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کا چندہ ختم ہے!

مندرجہ ذیل خریداران مصباح کا چندہ مارچ سنہ ۵۱ء میں ختم ہے۔ آئندہ ماہ ۱۵ اکتوبر کو ان کی طرف وی۔پی روانہ کر دیئے جائیں گے۔ تمام خریداران سے اُمید کی جاتی ہے کہ وہ اس تاریخ سے قبل ہی چندہ سالانہ چھ روپیہ روانہ کر دینگے۔

(ادارہ)

جن کا چندہ مارچ میں ختم ہوا:۔

نسیم اختر صاحبہ دختر میاں نور الدین صاحب ڈھوک میاں محراب

زبیدہ بیگم صاحبہ معرفت ملک بشیر محمد خان صاحب ملتان

بیگم مرزا رشید احمد صاحب بندر روڈ کراچی

سیدہ سید منظور احمد صاحب مانسہرہ ضلع ہزارہ

مسز کرنل ٹی۔ ڈی احمد کوئنز روڈ کوئٹہ

بیگم سید سعید احمد صاحب کوئٹہ

ناصر علی صاحب ایچ۔ ڈی سی منٹگمری

بیگم آغا عبد اللطیف صاحب لائلپور

سیدہ فاطمہ ۵ فورٹ پشاور چھاؤنی

اہلیہ صاحبہ محمد رمضان صاحب سید پوری گیٹ راولپنڈی

بیگم میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ راولپنڈی

امۃ القدیر معرفت خورشید احمد صاحب راولپنڈی

صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ راولپنڈی

امۃ الحفیظ معرفت مرزا اکرام احمد بیگ بی۔اے اکونٹنٹ جنرل میانوالی

صغریٰ بیگم قدسیہ اہلیہ شیخ غلام حسین صاحب کراچی

امۃ اللہ بیگم سیکرٹری لجنہ اماء اللہ لاہور

بیگم صاحبہ چوہدری بشیر احمد صاحب کراچی

برکت بی بی اہلیہ صوفی عبد الحکیم صاحب کراچی

حمیدہ بیگم اہلیہ میجر شمیم احمد صاحب کراچی

مسعودہ خانم بنت سراج الدین صاحب سیالکوٹ

اقبال بیگم صاحبہ معرفت خواجہ ضیاء الدین صاحب سیالکوٹ

بیگم صاحبہ سید محمود اللہ شاہ صاحب چنیوٹ

سارہ بیگم صاحبہ بنت دوست محمد صاحب چنیوٹ

بیگم صاحبہ پیر صلاح الدین صاحب

بشریٰ سلطانہ بنت سردار احمد خان صاحب پشاور

بنت ڈاکٹر حبیب اللہ خان صاحب گکھڑ

داؤد احمد صاحب سیٹھی جہلم

خدیجہ بیگم صاحبہ اہلیہ مولوی عبد العزیز صاحب مرحوم چک ۵۸ لائلپور

امۃ الحکیم صاحبہ معرفت چوہدری محمد شریف صاحب منٹگمری

امۃ الحمید صاحبہ معرفت عبد السمیع صاحب لائلپور

چوہدری عبد الرزاق صاحب احمدی گوکھووال چک ۱۲۱

سعیدہ بیگم صاحبہ ۱۵ برکت علی روڈ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امۃ البشیر صاحبہ اہلیہ پیر شیر عالم صاحب گولیکی

طاہرہ خانم ناصر آباد اسٹیٹ سندھ

امۃ الحمید اہلیہ مستری محمد شریف صاحب راوی روڈ قلعہ لچھمن سنگھ لاہور

نعیمہ بیگم اہلیہ پیر حمید اللہ صاحب برج انسپکٹر سکھر

رضیہ بیگم صاحبہ بنت مولوی نظام الدین صاحب چک ۱۲ جنوبی سرگودھا

امیر بیگم صاحبہ اہلیہ فضل الٰہی صاحب کھاریاں

حضور بیگم اہلیہ چوہدری احسان اللہ صاحب احمد آباد اسٹیٹ

اہلیہ شیخ بشارت احمد صاحب منڈی بہاؤ الدین

اختر النساء منڈی بہاؤ الدین

رقیہ بیگم صاحبہ اہلیہ منشی عطاء اللہ کاتب ۵ سرکلر روڈ لاہور

عظمت بیگم اہلیہ عبد القدوس صاحب نواب شاہ سندھ

خالدہ اختر بنت چوہدری احمد جان صاحب کراچی

اہلیہ بشیر احمد صاحب کوٹ منڈیاں

احمدی جہاں بیگم اہلیہ ڈاکٹر مولا بخش صاحب ڈیرہ اسمٰعیل خان

بیگم صاحبہ کپتان ملک خادم حسین صاحب نوشہرہ

امۃ الحفیظ صاحبہ معرفت چوہدری محمد حسین صاحب چک ۹۷ ج ب ضلع سرگودھا

رابعہ بیگم سیکرٹری لجنہ اماء اللہ اسماعیلہ

بیگم شیخ ارسال حسین صاحب چوہڑکانہ

امۃ اللہ بیگم صاحبہ اہلیہ مظفر حسن صاحب کراچی

محترمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ اہلیہ فضل الٰہی صاحب کھاریاں

نور بیگم صاحبہ ہمشیرہ حاجی احمد صاحب ایاز ”

راج بیگم اہلیہ فضل الٰہی صاحب ”

بشیر بیگم صاحبہ اہلیہ اکبر علی صاحب ”

جنت بی بی اہلیہ عبد الحق صاحب کھاریاں

فضیلت بیگم بنت رحمت خاں صاحب ”

بی بی صاحبہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ شادیوال ضلع گجرات

امۃ الحفیظ مجید ریاض منزل لاہور

مسعودہ بیگم صاحبہ بنت چوہدری الیاس الدین صاحب

مولوی غلام احمد صاحب دکاندار چک ۴۶ ڈاکخانہ سرگودھا

استانی امۃ القیوم صاحبہ

بیگم چوہدری محمد اشرف صاحب راولپنڈی

خورشید بیگم صاحبہ محلہ قطب الدین ”

بیگم بشیر احمد صاحب لاہور چھاؤنی

بیگم صاحبہ ملک عبد الرحیم صاحب قصور

بشریٰ بیگم صاحبہ بھاکا بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ

صغریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ منظور احمد صاحب راولپنڈی

(مئی ۱۹۵۱ء)

امۃ الرشید معرفت عبد الرحیم اینڈ سنز ملتان شہر

سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ عبد الرحیم خان صاحب ہیڈ ماسٹر کوئٹہ

ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ منشی غلام محمد صاحب بشیر آباد اسٹیٹ

اہلیہ حکیم حفیظ الرحمان صاحب بشیر آباد اسٹیٹ سندھ

عزیزہ بیگم بنت چوہدری پیر محمد صاحب ” ”

بیگم مرزا مظفر احمد صاحب لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گھر گرہستی

(گذشتہ سے پیوستہ)

حسن آراء صاحبہ گوجرانوالہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"جو لوگ اس معاہدہ میں شامل ہوں (معاہدہ مطالبات تحریک جدید) وہ آرائش و زیبائش پر خواہ روپیہ ضائع نہ کریں۔ بعض عورتیں پرانے کپڑوں سے بڑی بڑی اچھی زیبائش کی چیزیں تیار کرتی ہیں اس میں روپیہ کا ضیاع نہیں بلکہ دستکاری کی ترقی ہے" (خطبہ جمعہ ۲۷ نومبر ۱۹۳۷ء)

پس حضور کے اس فرمان کو مدِنظر رکھتے ہوئے بہنوں کو چاہیئے کہ وہ گراں رقم صرف کر کے آرائش و زیبائش کی چیزیں خریدنے کی بجائے خود اپنے ہاتھوں سے ایسی اشیاء تیار کریں جن سے کہ گھروں کی خوبصورتی میں اضافہ کیا جا سکے۔ اپنے ہاتھ کی بنی ہوئی چیز دیکھ کر دل کو بہت خوشی ہوتی ہے اور یہی وہ مسرت ہے جو اس فن کو پروان چڑھاتی ہے۔ اگر اس خیال کو دل میں جگہ دے لی جائے کہ ہم فرنیچر کے نہ ہوتے ہوئے بھی گھر کو سجا سکتی ہیں۔ طرح طرح کے بیل بوٹوں سے رنگا رنگ کے دلآویز ڈیزائنوں سے پلنگ پوشوں پر، میز پوشوں پر کشن کورز، ٹی کوزی کورز، ڈش کورز، گلاس کورز پہ، ڈریسنگ ٹیبل کیلئے چھوٹے چھوٹے کپڑے کے ٹکڑوں پر، پھولدانوں کے نیچے رکھنے کیلئے۔ چھوٹی چھوٹی گول ٹیبل میٹس پر، گھر کو صاف ستھرا رکھ کر، ہر قسم کی گندگی سے پاک کر کے، بچوں کو صاف ستھرا رکھ کر تو ہمارا ہر گھر جنت کا نمونہ بن سکتا ہے۔ مندرجہ بالا اشیاء نہایت ہی کم قیمت میں تیار ہوتی ہیں صرف فنِ کشیدہ کاری کے جاننے کی ضرورت ہے۔ گھروں میں عام طور پر کپڑے کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے بچ جاتے ہیں جن میں کہ سفید بھی ہوتے ہیں اور رنگدار بھی۔ اگر آپ اپنے گھر کو سجانا چاہتی ہیں تو انہی ٹکڑوں میں سے آپ مندرجہ بالا اشیاء تیار کر سکتی ہیں۔ بلکہ ان چھوٹی چھوٹی چیزوں کیلئے تو نیا کپڑا خریدنے کی ضرورت ہی نہیں پڑنی چاہیئے اور گھر میں وقتاً فوقتاً بچے ہوئے کپڑوں کے ٹکڑے سنبھال چھوڑنے چاہئیں تاکہ بوقتِ ضرورت کام آ ئیں۔ اگر فنِ کشیدہ کاری میں سے آپ "پیچ ورک" جانتی ہیں جس میں کہ پھول اور پتیوں پر کپڑا لگا کر کام کیا جاتا ہے تو پھر آپ اگر کوئی رنگین یا پلین کپڑا گھر میں سیتی ہیں اور اسمیں سے دو یا تین انچ کا بھی کوئی ٹکڑا بچ جاتا ہے تو وہ بھی آپ کے کام آ سکتا ہے اور آپ ایک فٹ لمبے اور آدھ فٹ چوڑے سفید کپڑے پر کوئی موزون خاکہ ٹریس کر کے ان بچی ہوئی رنگ برنگی کترنوں کو پھولوں اور پتیوں پر ٹانک کر ڈریسنگ ٹیبل پر بچھانے کے لئے ایک خوبصورت اور جاذبِ نظر چیز تیار کر سکتی ہیں جس سے آپکی بچی کھچی چیز مصرف میں بھی آجائیگی سجاوٹ بھی ہوگی، فن کا اظہار بھی ہوگا اور آپکی میز کی حفاظت بھی۔ جیسا کہ عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ تیل وغیرہ یا اور کوئی بناؤ سنگار کی چیزیں جو کہ ڈریسنگ ٹیبل پر رکھی جاتی ہیں کے گرنے کی وجہ سے رنگ و روغن کا ستیاناس ہو جاتا ہے۔

اسکے علاوہ یہ چیزیں جن کا میں نے اوپر ذکر کیا ہے جو کہ کام کی چیزیں ہونیکے علاوہ گھر کی سجاوٹ کو بھی دوبالا کرتی ہیں۔ گھر کے پرانے کپڑوں میں سے بھی نکالی جا سکتی ہیں اور ایسے کپڑے جو کسی وجہ سے پہننے کے قابل نہ رہے ہوں انکو کاٹ چھانٹ کر بھی تیار کیجا سکتی ہیں۔ یہ سب امور گھر کی مالکہ کی توجہ کے مستحق ہیں۔ چاہیئے کہ ہر عورت اپنا فالتو وقت بجائے اِدھر اُدھر ضائع کرنیکے ان کاموں میں صرف کرے اور فن سیکھنے کی طرف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

توجہ دے تاکہ وہ اپنے گھر میں جمالیاتی ذوق کا مظاہرہ کر سکے۔

موجودہ زمانے میں جو دستکاری رائج ہو رہی ہے وہ نہایت آسان اور سہل ہونے کے علاوہ دیکھنے میں بھی نہایت دلکش اور دیدہ زیب نظر آتی ہے اور جو ٹانکے آجکل کی دستکاری میں استعمال ہوتے ہیں اُنکی بدولت آپ چند گھنٹوں کی محنت سے بڑے بڑے ڈیزائن تیار کر سکتی ہیں جن میں سے مشہور ٹانکے لیزی ڈیزی سٹچ، بٹن ہول سٹچ، فرنچ ناٹ سٹچ اور کوچنگ سٹچ وغیرہ ہیں۔ نہایت افسوس سے دیکھا گیا ہے کہ بعض گھرانوں میں عورتیں بستر کی چادریں، تکیہ کے غلاف اور ٹیبل کور وغیرہ دستکاری نہ جاننے کی وجہ سے یا محض کاہلی کی وجہ سے بجائے خود بنانے کے مزدوری پر جو کہ کپڑے کی قیمت سے بھی زیادہ ہوتی ہے بنواتی ہیں اور اس طرح اپنا بہت سا روپیہ ضائع کرتی ہیں۔ چاہیئے کہ ہر عورت اس فن کو حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ کشیدہ کاری نہایت دلچسپ کام ہے۔ اگر آپ ایک دفعہ اس کام کو شروع کر دیں تو آہستہ آہستہ آپ کے ہاتھ میں صفائی آتی جائے گی محض مختلف ٹانکوں کا سیکھ لینا ہی کافی نہیں بلکہ بار بار کرنے سے اس فن میں مہارت پیدا ہوتی ہے حتیٰ کہ ایک وقت ایسا بھی آتا ہے جبکہ دیکھنے والا فرق نہیں کر سکتا کہ آیا یہ ہاتھ کی بنی ہوئی چیز ہے یا مشینی کام۔ جوں جوں آپ اس فن میں ترقی کرتی جائیں گی آپ میں جمالیاتی حس بھی بڑھتی جائے گی۔ اور پھر اگر آپ کے پاس گھر میں سفید کپڑے کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا بھی بچا ہوا ہو گا تو آپ کی خواہش ہو گی کہ میں اس پر بیل بوٹے بنا کر اور اس کو پھول پتیوں سے سجا کر اپنے ڈریسنگ ٹیبل پر بچھا لوں یا اسے ٹرے کلاتھ بنا لوں یا کسی اور مصرف میں لاؤں۔

جن گھرانوں کا ذکر میں نے اپنے مضمون کے شروع میں کیا ہے کہ وہ باوجود ہر قسم کے ساز و سامان کے آراستہ نظر نہیں آتے اُن کے گھروں میں گندگی اور بے ترتیبی پائی جاتی ہے تو دل میں سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایسا کیوں؟ سو ایسے گھرانوں کے متعلق اگر آپ ذرا سا تجسس بھی کریں گے تو آپ پر واضح ہو جائے گا کہ ان گھرانوں کے نظام کا بوجھ کُلّی طور پر ملازموں اور نوکروں کے اُوپر چھوڑ دیا گیا ہے۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ اُن گھرانوں کی عورتیں جن کو کہ خدا تعالیٰ نے اپنی دولت کا وافر حصہ عطا کیا ہے کسی کام کو اپنے ہاتھ سے کرنا عار سمجھنے لگ گئی ہیں اور اُن کی یہ کاہلی اس حد تک بڑھ گئی ہے کہ نہ صرف یہ کہ وہ خود کام نہیں کرتیں بلکہ ملازموں کے سر پر کھڑے ہو کر اپنی زیرِ نگرانی اور مرضی کے مطابق کام کروانا بھی اُنہیں دوبھر معلوم ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اُنکے گھروں میں وہ نفاست اور لطافت نہیں رہی جو رہنی چاہیئے تھی۔ تمام امورِ خانہ داری صاحبۂ خانہ کی زیرِ نگرانی سرانجام ہوں تو پھر ہی گھریلو حالت سُدھر سکتی ہے۔ آپ دیکھ لیں کہ جس گھر کی مالکہ نے تمام کام نوکروں پر چھوڑ رکھے ہوں گے اُس گھر کی حالت ناگفتہ بہ ہو گی۔ پس اگر امیر گھروں کی عورتیں اس احساسِ برتری کے ماتحت کہ چونکہ ہم امیر ہیں اسلئے ہاتھ سے کیوں کام کریں۔ تمام امورِ خانہ داری نوکروں پر چھوڑ کر گھر کے نظام اور خوبصورتی کو درہم برہم کر دیں۔ اور غرباء میں جو کہ اتنی مالی وسعت نہیں رکھتے کہ قیمتی ساز و سامان خرید کر گھر کو آراستہ کر سکیں۔ یہ احساس کمتری پیدا ہو جائے کہ چونکہ ہم غریب ہیں اسلئے کس طرح گھر کو آراستہ کر سکتے ہیں (باقی ص۵۱ پر ملاحظہ ہو)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ترکیب تیاری

(اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیے!)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایپلک ورک: لاویز ڈیزائن

کوچنگ سٹیچ - یہ ٹانکہ نہایت سہل ہے اور دیکھنے میں بہت خوبصورت۔ نیز اس سے آپ بڑے بڑے خاکے چند گھنٹوں میں تیار کر سکتی ہیں۔ ایپلک ورک کا ہر خاکہ مکمل طور پر کوچنگ سٹیچ سے بھی تیار ہو سکتا ہے۔ اس کی ترکیب یہ ہے:- پھول اور پتیوں پر موٹا رنگدار دھاگہ یا اون رکھ کر اوپر سے کسی دوسرے رنگ کے دھاگے سے (---) اتنے اتنے فاصلے پر ایک دو بار ٹانکے لگائیے جو کہ بعد میں ابھری ہوئی بندکیاں معلوم ہوں گی۔

ترکیب تیاری:- رنگین پاپلین یا اور کوئی پلین کپڑا لیجئے اوپر سفید پاپلین یا لٹھے سے کام کیجئے۔ بڑے پھول اور پتیوں پر کپڑا کاٹ کر لگائیے اور بٹن ہول اسٹیچ سے مکمل کیجئے۔ چھوٹی دونوں پتیاں سبز رنگ کے دھاگے سے کشمیری کڑھت سے تیار ہونگی۔ نسیں سرخ اور پیلے رنگ کی تاریں اکٹھی سوئی میں ڈال کر چین اسٹچ سے کاڑھیے۔ بڑی پتیوں کی درمیانی بندکیاں کوچنگ اسٹچ سے تیار ہونگی۔ درمیانی ڈنڈی ساٹن سٹیچ یعنی بھروین ٹانکے سے جو کہ اوپر نیچے ایک جیسا ہوتا ہے تیار کریں۔ بعد تیاری نہایت درجہ دیدہ زیب معلوم ہو گا۔ صفائی شرط ہے۔ اگر یہ خاکہ سفید کپڑے پر بنانا ہو تو پھر پھول پر پیازی کپڑا اور پتوں پر سبز کپڑا لگائیں۔

کارآمد باتیں

محترمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ

(۱) ربڑ کی اشیاء کو صاف کرنے کے لئے امونیا کا سلوشن اور گرم پانی بہت مفید ہے اس سے نہ صرف ربڑ صاف ہو جائے گا بلکہ نرم ہو کر زیادہ دیرپا ثابت ہو گا۔

(۲) اگر حلق میں مچھلی کا کانٹا اٹک جائے تو آہستہ آہستہ لیموں کا رس چوسیں جس سے کانٹا خود بخود کٹ کر حلق سے نیچے چلا جاتا ہے۔ انڈے کی سفیدی نگلنے سے بھی کانٹا حلق سے نیچے چلا جاتا ہے۔

(۳) سونے سے قبل اگر تھوڑا سا پیاز کھا لیا جائے تو فوراً نیند آجاتی ہے۔ بدبو دور کرنے کیلئے الائچی کا استعمال کیا جا سکتا ہے۔

(۴) جس کپڑے پر داغ ہو اُسے کبھی استری نہ کریں کیونکہ اس سے وہ دھبہ مستقل صورت اختیار کر لیگا۔ لہذا استری کرنے سے پہلے دھبوں کو صاف کر لینا چاہیے۔

(۵) ا- پروں کے تکیہ کو دوبارہ بھرتے وقت تھوڑا کافور ٹکڑے کر کے پروں میں ڈال دیں۔ اس سے ایک تو پر کیڑے سے محفوظ رہیں گے دوسرے اُن میں بدبو پیدا نہ ہوگی۔ (ب) پروں کے تکیہ کو کبھی دھوپ میں نہ رکھا جائے کیونکہ گرمی سے اُن میں سے تیل نکلنے لگے گا۔ بہتر یہ ہے کہ ہوا میں تکیہ کسی رسی وغیرہ سے باندھ کر لٹکایا جائے اس سے پر خشک رہیں گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

نمبر ۹۸۵۱:۔ سکینہ بیگم زوجہ چوہدری عطاء اللہ خان صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت جولائی ۱۹۳۴ء سکن کاٹھ گڑھ ڈاکخانہ خاص ضلع ہوشیارپور حال چک ۹۷ تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷ دسمبر ۱۹۴۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ انعام طلائی ایک عدد وزنی ¾ تولہ۔ بلاک طلائی وزنی ¼ تولہ۔ کل وزن زیور طلائی ایک تولہ مالیتی مبلغ یکصد روپیہ تقریباً۔ زیور نقرئی سنگلے وزنی ۲۰ تولے۔ پری بندہ تولے۔ ہار نقرئی ۱۰ تولے۔ کل وزن زیور نقرئی ۴۸ تولے مالیتی مبلغ ۷۵/- روپے۔ حق مہر مبلغ ۵۰۰/- روپے بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ اس کل جائداد کے ⅒ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ علاوہ ازیں اگر میرے مرنے پر کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اسپر بھی یہی وصیت حاوی ہوگی لہذا وصیت تحریر ہے۔ فقط۔ الامۃ سکینہ بیگم موصیہ وبہ ماسٹر عطاء اللہ خان احمدی کاٹھ گڑھی۔ گواہ شد خاکسار عطاء اللہ خان خاوند موصیہ ٹیچر احمدیہ امدادی سکول کاٹھ گڑھ ضلع ہوشیارپور حال چک ۹۷ ضلع جھنگ۔ گواہ شد۔ عبداللہ صاحب بقلم خود سیکرٹری وصایا انجمن احمدیہ کاٹھ گڑھ۔ گواہ شد۔ خورشید احمد انسپکٹر وصایا بقلم خود

نمبر ۱۲۹۰۵:۔ سارہ بیگم صاحبہ زوجہ شیخ فضل کریم صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن گھٹیالیاں ڈاکخانہ خاص براستہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰ ۱۱/۵۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد زیور کڑے طلائی ۸ تولے قیمتی ۸۰۰/- روپیہ۔ نکلس طلائی ۲ تولے ۲۰۰/- روپیہ۔ کانٹے طلائی ½ ۱ تولہ ۱۲۵/- روپے۔ کانٹے طلائی خورد ۵ ماشہ ۴۰/- روپے۔ چوڑی بندی طلائی ۳ تولے قیمتی ۳۰۰/- روپے کلپ طلائی قیمتی ۶۶/- روپے وزنی ۸ ماشہ۔ سوئی طلائی وزنی ۲ ماشہ قیمتی ۵۰/- روپے۔ انگوٹھیاں طلائی دو عدد وزنی ۶ ماشہ قیمتی ۵۰/- روپے حق مہر مبلغ ۲۰۰/- روپے بذمہ فضل کریم خاوند کے واجب الادا ہے۔ کل جائداد ۱۸۳۱/- روپے کی ہے اسکے ⅒ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ مرکز پاکستان کرتی ہوں۔ میرے مرنیکے بعد اگر کوئی اور جائداد ثابت ہوگی اسکے ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ۔ سارہ بیگم زوجہ شیخ فضل کریم بقلم خود ۲۰ ۱۱/۵۰ گواہ شد۔ شیخ فضل کریم خاوند موصیہ گھٹیالیاں۔ گواہ شد۔ خورشید احمد انسپکٹر وصایا

نمبر ۱۲۹۶۴:۔ خورشید احمد ولد چوہدری پیر بخش صاحب قوم جٹ باجوہ پیشہ زمیندارہ عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۵ء ساکن چک ۲۲ جی۔ ڈی ڈاکخانہ اوکاڑہ ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۳/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ جدی غیر منقول زمین دس ایکڑ واقعہ چک ۲۲ جی۔ ڈی ضلع منٹگمری اور ½ ۱۲ ایکڑ زمین واقعہ ریاست بہاولپور چک ۲۸۶ ڈاکخانہ فقیر والی ضلع بہاولنگر۔ کل جائداد کی مالیت قیمت ۱۲۵۰۰/- روپیہ۔ مکان خام جسکی قیمت ۵۰۰/- روپیہ۔ مال مویشی وغیرہ جسکی قیمت ۹۰۰/- روپیہ۔ کل میزان ۱۳۹۰۰/- روپیہ۔ اسکے ⅒ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیجائیگی۔ اگر اسکے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنیکے وقت جس قدر اسکے علاوہ جائداد ترکہ ثابت ہو اسکے ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد دستخط انگوٹھا موصی مذکور خورشید احمد۔ گواہ شد۔ چراغ الدین سیکرٹری مال چک ۲۲ جی۔ ڈی ضلع منٹگمری۔ گواہ شد۔ [illegible] انسپکٹر وصایا ۲۰/۱۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر ۱۲۹۶۶ :۔ خورشید بیگم زوجہ چوہدری محمد حسین صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی چک ۲۲/۲ جی۔ ڈی ڈاکخانہ اوکاڑہ ضلع منٹگمری۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ ایک صد روپیہ حق مہر بذمہ خاوند ہے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیجائیگی۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد اور پیدا کر وں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنیکے وقت جس قدر اسکے علاوہ میری جائداد ہوگی اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ :۔ نشان انگوٹھا موصیہ خورشید بیگم۔ گواہ شد :۔ محمد حسین خاوند موصیہ۔ گواہ شد :۔ جمال الدین پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۲۲/۲ جی۔ ڈی ضلع منٹگمری +

نمبر ۱۲۹۶۷ :۔ جمال الدین ولد چوہدری محمد بخش صاحب قوم جٹ پیشہ زمیندارہ عمر ۱۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۲ء ساکن چک ۲۲/۲ جی۔ ڈی ڈاکخانہ اوکاڑہ ضلع منٹگمری۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۳/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ جدی غیر منقولہ زمین چھ ایکڑ چھ کنال جسکی قیمت -/۴۷۲۵ روپے بنتی ہے۔ ایک مکان خام جس کی -/۲۰۰ روپیہ قیمت ہے۔ کل میزان -/۴۹۲۵ روپے۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیجائیگی۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد اور پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنیکے وقت جس قدر میری جائداد اسکے علاوہ ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد :۔ جمال الدین موصی بقلم خود۔ گواہ شد :۔ سراج الدین سیکرٹری مال چک ۲۲/۲ جی۔ ڈی۔ گواہ شد :۔ محمد حسین حقیقی فرزند موصی مذکور۔ گواہ شد :۔ خاکسار :۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا +

نمبر ۱۳۰۱۷ :۔ عائشہ بیگم بنت چوہدری محمد علی صاحب قوم جج پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن لالمبی ڈاکخانہ بشیر آباد اسٹیٹ ضلع حیدرآباد سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۴/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اسوقت جو جائداد ہے وہ حق مہر ہے اور ایک تولہ سونا ہے جسکی قیمت -/۱۰۰ روپیہ ہے۔ اسکے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں۔ حق مہر میرا -/۲۵۰ روپے ہیں جو میرے خاوند کے ذمہ ہے۔ اسکے علاوہ اگر کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع صدر انجمن احمدیہ ربوہ دفتر وصیت کو دونگی۔ اسوقت میری کل جائداد -/۳۵۰ روپے ہیں اسکے علاوہ اور کوئی نہیں اسمیں سے ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں۔ جو جائداد میری بوقت وفات اسکے علاوہ ثابت ہو تو اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ :۔ عائشہ بیگم نشان انگوٹھا بنت چوہدری محمد علی صاحب۔ گواہ شد :۔ محمد علی دھلالمبی ڈاکخانہ بشیر آباد سندھ۔ گواہ شد :۔ ناصر احمد واقف زندگی مبلغ بشیر آباد اسٹیٹ سندھ۔ گواہ شد :۔ عبد الحی چک ۴۶ شمالی سرگودھا +

نمبر ۱۳۰۱۸ :۔ سارہ بیگم زوجہ چوہدری محمود احمد صاحب قوم گوندل پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن دھلالمبی ڈاکخانہ بشیر آباد اسٹیٹ ضلع حیدرآباد سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۴/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اسوقت حسب ذیل جائداد ہے۔ ایک کنٹھا اور ایک جوڑی کانٹے جن کا کل وزن پانچ تولے ہے جسکی کل قیمت غالباً اسوقت پانچصد روپیہ ہوگی۔ اور اسکے علاوہ میرا حق مہر جو میرے خاوند کے ذمہ ہے -/۲۰۰ روپے ہے۔ کل میزان رقم -/۷۰۰ روپیہ بنتی ہے اسکے ۱/۹ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اس جائداد پر یہ وصیت حاوی ہوگی لیکن میرا گذارہ میرے خاوند کی آمد پر ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اگر میری کوئی اور آمد کی سبیل ہوئی تو اس کا بھی اور آمد کا ۱/۹ حصہ تادم زیست داخل خزانہ کرتی رہونگی۔ بوقت وفات جو جائداد ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ بعد اگر کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ وصیت کی مدمیں کروں تو اس قدر روپیہ اسکی قیمت سے منہا کیا جاوے۔ الامۃ:۔ سارہ بیگم زوجہ محمود احمد صاحب۔ گواہ شد:۔ محمد علی دھلا بھینی ضلع حیدرآباد سندھ۔ گواہ شد:۔ محمود احمد حجی۔ ڈی ناصر آباد اسٹیٹ سندھ۔

نمبر ۱۳۰۳:۔ آمنہ زوجہ چوہدری غلام احمد صاحب قوم ججہ پیشہ خانہ داری عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن دھلا بھینی ڈاکخانہ بشیرآباد اسٹیٹ سندھ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۵/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔ ڈیڑھ تولہ سونے کے کانٹے اور ۳۰۰/- روپیہ حق مہر ہے۔ سونے کے جو کانٹے ہیں ان کی کل قیمت ۱۵۰/- روپے ہوتی ہے۔ کل رقم ۴۵۰/- روپے بنتی ہے اسکے ۱/۹ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اسکے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی لیکن میرا گذارہ صرف اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد خاوند کی آمد پر ہے۔ اگر میری کوئی ذاتی آمد کی سبیل ہوئی تو اسکی وصیت ۱/۹ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ تادم زیست ادا کرتی رہونگی اور جو اسکے علاوہ بوقت وفات جائداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ حق مہر بذمہ خاوند ہے۔ الامۃ:۔ نشان انگوٹھا آمنہ بی بی موصیہ۔ گواہ شد:۔ ناصر احمد واقف زندگی۔ گواہ شد:۔ محمد علی دھلا بھینی ڈاکخانہ بشیرآباد اسٹیٹ۔

نمبر ۱۳۰۳۹:۔ رسول بی بی زوجہ چوہدری بشیر احمد صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۱۰۳ فقیروالی ضلع بہاولنگر ریاست بہاولپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۵/۵۱ ۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حق مہر ۳۲ روپے جو میرے خاوند مذکور کے ذمہ واجب الادا ہے۔ ڈنڈیاں طلائی وزنی ۲ تولے قیمتی ۲۰۰/- روپیہ کی ہیں اور چھلیاں طلائی وزنی ۲ تولے کی قیمت ۲۰۰/- روپیہ کی ہے۔ کل جائداد ۳۲۲/- روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میرے مرنیکے بعد اگر کوئی اور جائداد ثابت ہوگی تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ المرقوم ۱۹ مئی ۱۹۵۱ء الامۃ:۔ رسول بی بی موصیہ زوجہ چوہدری بشیر احمد چک ۱۰۳ ضلع بہاولنگر۔ گواہ شد:۔ چوہدری عزیز احمد ولد چوہدری امیر احمد چک ۱۰۳ فقیروالی۔ گواہ شد:۔ خورشید احمد انسپکٹر وصایا بقلم خود۔

نمبر ۱۳۰۴۰:۔ نذیر بیگم زوجہ چوہدری عبدالعزیز صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۳۲ سال۔ تاریخ بیعت ۱۹۳۶ء چک ۱۰۳/۶-R ڈاکخانہ فقیروالی ضلع بہاولنگر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۰ ۵/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد ۵۰۰/- روپیہ حق مہر کے سوائے کوئی نہیں ہے جو میرے خاوند مذکور کے ذمہ واجب الادا ہے زیورات کوئی نہیں ہیں۔ مذکورہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میرے مرنیکے بعد اگر کوئی جائداد ثابت ہوگا تو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور ہوگی۔ الامۃ:۔ نذیر بیگم موصیہ چک ۱۰۳۔ گواہ شد:۔ چوہدری عبدالعزیز بقلم خود خاوند موصیہ۔ گواہ شد:۔ چوہدری بشیر احمد پریذیڈنٹ چک ۱۰۳ بہاولنگر۔

نمبر ۱۳۰۴۲:۔ فاطمہ بی بی زوجہ عزیز احمد صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال بیعت ۱۹۳۹ء ساکن چک ۱۰۲ ڈاکخانہ فقیروالی ضلع بہاولنگر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۱ ۵/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حق مہر ۳۲/- روپے بذمہ میرے خاوند مذکور کے واجب الادا ہے۔ زیور ڈنڈیاں طلائی ڈیڑھ تولہ قیمتی ۱۵۰/- روپے۔ تعویذ ۱/۲ تولہ قیمتی ۲۵/- روپے۔ انام طلائی ۹ ماشے قیمتی ۶۵/- روپے۔ چوڑیاں نقرئی ۲۰ تولے۔ پرٹیاں نقرئی ۳۰ تولے شگنگن ۱۰ تولے کے کل زیور نقرئی قیمتی ۶۰/- روپے۔ کل جائداد ۳۴۲/- روپے کے ۱/۱۰ حصہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ مرکز پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میرے مرنیکے
بعد اگر کوئی اور جائداد اسکے علاوہ ثابت ہو تو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک
صدر انجمن احمدیہ مذکورہ ہوگی۔ الامتہ:۔ فاطمہ بی بی موصیہ نشان انگوٹھا۔
گواہ شد۔ عزیز احمد خاوند موصیہ۔ گواہ شد۔ بشیر احمد پریذیڈنٹ
جماعت احمدیہ چک ۱۰۲ +

نمبر ۱۳۰۷۲:۔ عمرالدین ولد نظام الدین قوم شیخ پیشہ تجارت عمر
۴۳ سال پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا
جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۵۱-۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد
اسوقت کوئی نہیں ہے۔ اسوقت ماہوار آمد ۳۰/- روپے ہے۔ میں تا زیست
اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ
کرتا رہونگا۔ اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع
کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے
مرنیکے وقت میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن
پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد:۔ عمرالدین موصی کوچہ شیر سنگھ بازار راولپنڈی
گواہ شد:۔ نصیر احمد بھٹی راولپنڈی۔ گواہ شد۔ محمد ابراہیم کوچہ شیر سنگھ راولپنڈی +

نمبر ۱۳۰۶۰:۔ سکینہ بیگم زوجہ میاں عبدالرشید صاحب درویش قادیان قوم
بھٹہ پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ
بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۵۱-۱۶ حسب ذیل وصیت
کرتی ہوں۔ میری جائداد اسوقت دو زیور ایک جوڑی کانٹے طلائی
وزنی ۱۰½ ماشے اور کلپ طلائی ایک جوڑی وزنی ۹ ماشے یعنی ۱ تولہ ۷½ ماشے سونا
جسکی قیمت اسوقت تقریباً ۱۵۶/- روپے ہے اور حق مہر مبلغ ۵۰۰/- روپیہ ہے
جو ابھی خاوند کے ذمہ قابل ادا ہے جو قادیان میں درویش ۴۷ء سے ہیں۔
اور پندرہ روپے ماہوار وظیفہ انجمن کی طرف سے مل رہا ہے۔ میں اس جائداد
و آمد ماہوار کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں اور یہ وصیت بحق
صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنیکے وقت میری
جس قدر جائداد ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ
پاکستان ہوگی۔ الامتہ:۔ سکینہ بیگم کوارٹر ۲۲ تحریک جدید۔ گواہ شد۔
محمد شریف کارکن تحریک جدید ربوہ۔ گواہ شد۔ تحریر کنندہ:۔ نذیر احمد
ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول +

نمبر ۱۳۰۷۵:۔ شریفہ بی بی زوجہ محمد حسین قوم جٹ پیشہ خانہ داری
عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۱۶۹ نہر مراد ضلع بہاولپور بقائمی
ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۵۱-۳۰ حسب ذیل وصیت کرتی
ہوں۔ حق مہر ۵۰۰/- روپیہ بصورت زیورات وصول کر لیا ہے۔ کنٹھہ
طلائی وزنی ۴ تولے قیمتی ۴۰۰/- روپیہ۔ ڈنڈیاں طلائی ۱½ تولہ ۱۵۰/- روپیہ
کلپ طلائی ½ تولہ قیمتی ۵۰/- روپے۔ کل جائداد ۶۰۰/- روپیہ کے ۱/۵ حصہ کی
وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ مرکز پاکستان ربوہ ضلع جھنگ کرتی ہوں۔
میرے مرنیکے بعد اگر کوئی اور جائداد اسکے علاوہ ثابت ہوگی تو اسکے ۱/۹ حصہ
کی مالک صدر انجمن مذکور ہوگی۔ الامتہ:۔ شریفہ بی بی موصیہ چک ۱۶۹ مراد
گواہ شد۔ چوہدری علی شیر والد موصیہ۔ گواہ شد:۔ خورشید احمد انسپکٹر وصایا +

نمبر ۱۳۰۷۶:۔ فضل بی بی زوجہ چوہدری علی شیر صاحب قوم جٹ پیشہ
خانہ داری عمر ۵۰ سال بیعت سنہ ۱۹۳۶ء ساکن چک ۱۶۹ مراد ڈاکخانہ چیریانوالہ ضلع
بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۵۱-۲۹ حسب ذیل وصیت
کرتی ہوں۔ میری جائداد حق مہر ۳۲/- بذمہ میرے خاوند کے واجب الادا ہے۔ زیور
ڈنڈیاں طلائی ۲ تولے قیمتی ۲۰۰/- روپیہ اور مبلغ ۲۰۰/- روپیہ نقد ہے۔ کل مبلغ
۴۳۲/- روپے کے ۱/۵ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ مرکز پاکستان ربوہ کرتی
ہوں۔ میرے مرنیکے بعد اگر کسی قسم کی اور جائداد ثابت ہوگی تو اسکے بھی ۱/۵ حصہ
کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور ہوگی۔ الامتہ:۔ فضل بی بی موصیہ زوجہ چوہدری علی شیر صاحب
چک ۱۶۹ مراد ضلع بہاولپور۔ گواہ شد۔ علی شیر بقلم خود خاوند موصیہ۔ گواہ شد۔
خورشید احمد انسپکٹر وصایا بقلم خود +

نمبر ۱۳۰۷۹:۔ نسیم بی بی زوجہ ماسٹر عبدالکریم صاحب قوم شیخ انصاری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال بیعت ۱۹۲۶ء ساکن مکان نمبر ۵۲۵/B.3 ڈاکخانہ انصار گلی
ضلع شہر منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۱/۵۱ء حسب ذیل
وصیت کرتی ہوں - میں اقرار صالح کرتی ہوں کہ اسوقت میری جائداد سوائے
اسکے کچھ نہیں ہے - ۱- زیور تقریباً ۴ تولے چاندی چوڑیاں جسکی قیمت مبلغ
۱۰/- روپے ہے ۲- مہر مبلغ ۵۰۰/- روپیہ بذمہ خاوند ہے - اسکے علاوہ کوئی ماہانہ
نہیں ملتا - ہر دو کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی
ہوں - علاوہ ازیں اگر کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ میرے مرنیکے بعد ثابت
ہو تو اسکی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی - اگر میں اپنی
زندگی میں وصیت کردہ جائداد میں سے ادا کر دوں تو وہ میرے مرنیکے بعد
کی جائداد میں سے منہا کیا جائے - الامۃ:- شیخ بی بی زوجہ ماسٹر عبدالکریم
مکان نمبر ۴۲۵/B.4 شہر منٹگمری - گواہ شد:- ایم عبدالکریم خاوند موصیہ - گواہ شد:-
احمد الدین زرگر بقلم خود +

نمبر ۱۳۰۸۶ ء:- مبارک احمد ولد خانصاحب قاضی محمد رشید صاحب
قوم انصاری پیشہ طالب علم عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان
حال نوشہرہ ضلع پشاور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ
۲۲/۱/۵۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں - میری اسوقت کوئی جائداد منقولہ
و غیر منقولہ نہیں - مجھے اپنے والد صاحب کی طرف سے مبلغ پانچ روپیہ ماہوار
ملنے شروع ہو گئے ہیں اُس کا ۱/۱۰ حصہ ماہ بماہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ
ربوہ کرتا رہونگا اسکے بعد جو آمد یا جائداد مجھے میسر ہو اسکا ۱/۱۰ حصہ بھی
دیتا رہوں گا اور جو ترکہ بوقت وفات ثابت ہو اُس کا دسواں حصہ
دینے کے میرے ورثاء پابند ہونگے - العبد:- مبارک احمد بقلم خود -
گواہ شد:- خانصاحب قاضی محمد رشید والد موصی - گواہ شد:-
لفٹننٹ محمد سعید نوشہرہ +

نمبر ۱۳۰۸۷ ء:- رضیہ عفیفہ بنت خانصاحب قاضی محمد رشید صاحب
قوم انصاری پیشہ خانہ داری عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی قادیان حال
نوشہرہ ضلع پشاور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۱/۵۱ء
حسب ذیل وصیت کرتی ہوں - میری اسوقت منقولہ یا غیر منقولہ کوئی جائداد
نہیں ہے مجھے اپنے والد صاحب کی طرف سے مبلغ پانچ روپے ماہوار ملنے
شروع ہو گئے ہیں میں اسکا ۱/۱۰ حصہ بعد وصیت ماہ بماہ ادا کرتی رہونگی -
اسکے بعد جو جائداد یا مال مجھے اپنی زندگی میں ملیگا اسپر بھی ۱/۱۰ دسویں حصہ
کی ادائیگی مجھ پر فرض ہوگی اور جو ترکہ بعد وفات میرا ثابت ہو اسکی
ادائیگی حصہ وصیت بھی میرے ورثاء پر لازم ہوگی جو وہ صدر انجمن احمدیہ
ربوہ کو ادا کرینگے - الامۃ:- رضیہ عفیفہ بقلم خود موصیہ - گواہ شد:- خانصاحب
قاضی محمد رشید بقلم خود - گواہ شد:- لفٹننٹ محمد سعید نوشہرہ +

نمبر ۱۳۰۹۳ ء:- محمد یوسف ولد کرم بخش قوم راجپوت پیشہ
خطوط نویسی عمر ۶۵ سال بیعت نومبر ۱۹۵۰ء ساکن اوکاڑہ ضلع منٹگمری
بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ یکم جون ۱۹۵۱ء حسب ذیل
وصیت کرتا ہوں - میری اسوقت کوئی جائداد نہیں میرا گزارہ صرف
خطوط نویسی پر فی الحال ہے جس سے مجھے اسوقت مبلغ ۳۰/- روپے ماہوار
آمد پیدا ہو رہی ہے - میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان
کرتا ہوں - میرے مرنے پر میری جو جائداد ثابت ہوگی اسکے ۱/۱۰ حصہ کی
مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان حال ربوہ مرکز پاکستان ہوگی - العبد:- محمد یوسف
موصی خطوط نویس اوکاڑہ - گواہ شد:- شیخ محمد شریف سیکرٹری وصایا
صدر بازار اوکاڑہ - گواہ شد:- عبدالحکیم سیکرٹری تبلیغ بقلم خود +

نمبر ۱۲۷۹۶ ء:- محمد ابراہیم ولد میاں عبدالعزیز صاحب قوم ارائیں
پیشہ زراعت عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی چک ۲۷۶/R.B گکھووالی ڈاکخانہ
چک ۲۷۵/R.B ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ
۹/۴/۵۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں - میری اسوقت کوئی جائداد غیر منقولہ
نہیں ہے کیونکہ میرے والد صاحب زندہ ہیں میں انکی زمین کاشت کرتا ہوں
میں اپنی آمد کا ۱/۹ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں - اگر
نیز میرے مرنیکے وقت کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ پیدا ہو جائے تو اسکے ۱/۹ حصہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی - موجودہ بجٹ ۵۱-۱۹۵۰ء ۱۲۰۰/- روپیہ آمد
سالانہ ہے - العبد:- محمد ابراہیم موصی - گواہ شد:- محمد اسمٰعیل گکھووالی - گواہ شد:- عبدالواحد بقلم خود +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عید مُبارک

"ادارہ مصباح کی طرف سے تمام قارئین کی
خدمت میں عید مُبارک عرض ہے"